فہم قرآن سے متعلق نصابات: وفاقی دارالحکومت کے منتخب تعلیمی اداروں کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ)

مقالہ نگار

محمد یوسف

ایم فل سکالر، اسلامی فکر و ثقافت

رجسٹریشن نمبر: 1 MPhil/IS/S20

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

سیشن: 2023

فہم قرآن سے متعلق نصابات: وفاقی دارالحکومت کے منتخب تعلیمی اداروں کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

تحقیقی مقالہ برائے ایم فل (علوم اسلامیہ)

مقالہ نگار

محمد یوسف

ایم-فل علوم اسلامیہ

رجسٹریشن نمبر 1 MPhil/IS/S20

نگران مقالہ

ڈاکٹر امجد حیات

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر و ثقافت

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

©(محمد یوسف، 2023)

بسم الله الرحمن الرحيم

منظوری فارم برائے مقالہ و دفاع مقالہ

(Thesis and DefenceApproval Form)

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالہ کے دفاع کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں اور فیکلٹی آف سوشل سائنسز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالہ بعنوان: **فہم قرآن سے متعلق نصابات: وفاقی دارالحکومت کے منتخب تعلیمی اداروں کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ**

Understanding Quran Curriculums: An Analyticel Study about the Selected Federal Educational Institutions

نام ڈگری: ماسٹر آف فلاسفی علوم اسلامیہ

نام مقالہ نگار: محمد یوسف

رجسٹریشن نمبر: 1-Mphil/IS/S20

ڈاکٹر امجد حیات
(نگران مقالہ) — دستخط نگران مقالہ ____________

ڈاکٹر ریاض احمد سعید
(صدر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت) — دستخط صدر، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت ____________

پروفیسر ڈاکٹر خالد سلطان
(ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز) — دستخط ڈین فیکلٹی آف سوشل سائنسز ____________

تاریخ ____________

حلف نامہ فارم

(Candidate Declaration Form)

میں محمد یوسفولد فیض اللہ خان

رول نمبر:NUML-S20-24945 رجسٹریشن نمبر:1-Mphil/IS/S20

طالب علم، ایم فل، شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز (نمل) اسلام آباد، حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ مقالہ بعنوان: **فہم قرآن سے متعلق نصابات: وفاقی دارالحکومت کے منتخب تعلیمی اداروں کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ**

Understanding Quran Curriculums: An Analyticel Study about the Selected Federal Educational Institutions

ایم فل علوم اسلامیہ کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے سلسلہ میں پیش کیا گیا اور اسسٹنٹ پروفیسر **ڈاکٹر امجد حیات** کی نگرانی میں تحریر کیا گیا ہے، راقم الحروف کا اصل کام ہے، اور یہ کہ مذکورہ کام نہ تو کہیں اور جمع کرایا گیا ہے، نہ ہی پہلے سے شائع شدہ ہے اور نہ ہی مستقبل میں کسی بھی ڈگری کے حصول کے لئے کسی دوسری یونیورسٹی یا ادارے میں میری طرف سے پیش کیا جائے گا۔

میں اس بات کو جانتا ہوں کہ ایچ ای سی اور نملعلمی سرقہ کے حوالے سے عدم برداشت کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ اس لئے میں بطور مقالہ نگار اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ یہ میرا ذاتی علمی کام ہے۔ اس مقالے کا کوئی حصہ بھی سرقہ شدہ نہیں ہے اور میں نے جہاں سے بھی کسی علمی کام کو اپنے مقالے میں شامل کیا ہے اس کا باقاعدہ حوالہ دیا ہے۔ میں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے مقالے میں کسی بھی قسم کا باقاعدہ علمی سرقہ پایا جائے تو یونیورسٹی میری ڈگری کو ختم کرنے / واپس لینے کا اختیار رکھتی ہے۔

نام مقالہ نگار: محمد یوسف

دستخط مقالہ نگار: ________

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

ملخص مقالہ(ABSTRACT)

Title:

Understanding Quran Curriculums: An Analyticel Study about the Selected Federal Educational Institutions

Theunderstanding of Quran has a great Importance in our life to spend according to Almighty teachings. This study is aimed to identify and explain the syllabi of some institions at Capital level. Since no theory can be inclusive in nature, therefore, there is a dire need to construct a discourse theoretical and pratical which highlights the importance institutions and teaching of Holy Quran.

Moreover, implementation of Quranic teaching at grass root level in our schooling system in accordance with SNC (Signal National Curriculum) and syllabi of some of the universities are also highlighted in this research.

Primarily, it will solve two problems. Firslty, it will be helpful in creating new trends contours in understanding the Holy Quran coupled with its dissemination at cellular level.

Furthermore, a process of reverse engineering can be started by rectifying the previous mistakes made by the institutions. Beside practical study and research of the institutions, this study also highlights the importanc of dissemination the basic message of Holy Quran at grass root level.

This study also proposes the possible and feasible steps for understanding of Quran at school colleges and university level. During this research 03 x type of syllabi are being discussed wrt their importance and enhancement of teaching of Quran in students at school level.

Thus, this study covers the importance of the research topic, work done in past on similar topics, current contribution of institutions and steps reqired in further.

فہرست عنوانات(Table of Contents)

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
IV	مقالہ کی منظوری کا فارم(Thesis Acceptance Form)	.1
V	حلف نامہ(Declaration)	.2
VI	ملخصِ مقالہ(Abstract)	.3
VIII	فہرست عنوانات(Table of Contents)	.4
X	اظہار تشکر(Acknowledgment)	.5
XI	انتساب(Dedication)	.6
01	**مقدمہ**	.7
07	**باب اول: فہم قرآن کا مفہوم، ضرورت اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشیں**	.8
08	فصل اول: فہم قرآن کا مفہوم اور ضرورت	.9
20	فصل دوم: تعلیمی اداروں میں قرآن فہمی کی ضرورت و اہمیت اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشیں	.10
48	**باب دوم: وفاقی تعلیمی اداروں کے ثانوی سطح تک قرآن فہمی کے نصاب کا تعارف، اسلوب اور جائزہ**	.11
49	فصل اول: وفاق کے پرائمری سطح کے تعلیمی اداروں میں رائج نصابِ فہمِ قرآن کا جائزہ	.12
62	فصل دوم: وفاق کے مڈل سطح کے نصابِ فہمِ قرآن کا تجزیہ	.13
70	فصل ثالث: ثانوی سطح کے وفاقی تعلیمی اداروں کے نصابِ فہمِ قرآن کے اسلوب کا احاطہ	.14
74	**باب سوم: منتخب وفاقی جامعات اور قرآن فہمی میں خدمات**	.15

75	فصل اول: انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے فہم قرآن سے متعلق کی گئ کاوشوں کا تجزیاتی مطالعہ	.16
79	فصل دوم: جامعہ علامہ اقبال کے فہم قرآن سے متعلق کی گئ کاوشوں کا مطالعاتی جائزہ رضی اللہ عنہم	.17
82	خلاصہ بحث	.18
83	نتائج بحث	.19
85	سفارشات و تجاویز	.20
88	فہرستِ آیات	.21
90	فہرستِ احادیث	.22
91	فہرست مصادر و مراجع	.23

اظہار تشکر (Expression of Thanks)

اللہ کریم کا بے حد مشکور و ممنون ہوں جس نے مجھے اس اہم موضوع پر لکھنے کی توفیق عطا کی۔ جو اللہ رب العزت اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے خاص فضل و کرم اور خاص توفیق سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس پر میں رب العالمین کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

میں ممنون ہوں اپنے والدین کرام کا جنھوں نے اپنی مشفقانہ رہنمائی سے میری ہمیشہ تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھنے کی حوصلہ افضائی کی۔ جن کی دعاؤں اور بے لوث محبتوں سے آج میں اس مقام پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ اور عمر خضری عطا فرمائے۔ میں اپنی چھوٹی ہمیشرہ اور اہلیہ کا بھی بے حد مشکور ہوں جن کی خاص دعائیں اس سفر میں میرے ساتھ رہی۔

نگرانِ مقالہ محترم ڈاکٹر امجد حیات صاحب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مسلسل توجہ اور ہمہ وقت رہنمائی سے مقالہ لکھنا ممکن ہوا۔ استاذ محترم نے مفید مشوروں سے نوازا اور جہاں جہاں مقالہ میں اصلاح کی ضرورت تھی بڑے احسن انداز میں ان مقامات کی نشاندہی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمر میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، جامعہ نمل کے تمام اساتذہ اور بالخصوص ڈاکٹر نور حیات خان صاحب، ڈاکٹر سید عبد الغفار صاحب اور ڈاکٹر ریاض احمد سعید صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے اپنی خاص رہنمائی سے مقالہ کو مزید مفید بنایا۔ خصوصا صدرِ شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، پروفیسر ڈاکٹر مستفیض احمد علوی صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ریسرچ معیار میں بہتری لانے کے لئے انتھک محنت کے ساتھ ساتھ انفرادی طور پر راہنمائی فرمائی اور جلد سے جلد کام کی تکمیل کے لئے ہر ممکن سہولیات اور راہنمائی مہیا کی۔

تمام اساتذہ کرام اور ان تمام اہل علم حضرات کا تہہ دل سے ممنون ہوں جن کی بروقت رہنمائی سے مقالہ کو مزید مفید بنانے میں مدد ملی۔

انتساب(Dedication)

امام الانبیاءوالمرسلین، فخر الاولین والآخرین، حضور سرور کائنات ﷺ کے نام جن کے طفیل

ہمیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیّیْنَ بِحَبِیْبِہِ الْمُصْطَفٰی وَمَنَّ عَلیٰ الْمُوْمِنِیْنَ بِنَبِیِّہِ الْمُجْتَبیٰ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرِ الْوَرَیٰ وَعَلیٰ آلِہِ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَاَدِّبِیْنَ بِالتَّقْوٰی۔

1۔موضوعِ تحقیق کاتعارف(Introduction of the Topic):

خالقِ فطرت نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اپنے تمام بندوں کی ہدایت کے لئے علم و عمل، حکمت و دانائی کی جو روشنی عطا فرمائی ہے اس کا نام "القراٰن" ہے۔ قرآن کتاب اللہ ہے، کلام اللہ ہے، اس کے الفاظ اور جملوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی ہے، خالقِ فطرت نے اس کتاب کو جن الفاظ میں نازل فرمایا بعینہٖ ان ہی الفاظ میں یہ کتاب موجود ہے۔ اور آج دنیا میں صرف یہی کتاب ہے کہ جس زبان (عربی) میں نازل ہوئی اسی زبان میں محفوظ ہے۔ اس کتاب کی زبان آج بھی کسی ایک ملک میں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف خطوں میں رائج ہے۔ آج اس آب و تاب کی کوئی کتاب دنیا میں نہیں۔ اس کتاب کا اندازِ بیان شروع سے آخر تک بتلا رہا ہے کہ اللہ بزرگ و برتر اپنے بندوں سے مخاطب ہے اور اپنے بندوں کو اخلاق و اطوار درست کرنے اور زندگی کے تمام کاروبار و معاملات کو عدل و احسان کے ساتھ انجام دینے اور دنیا و آخرت کی فلاح حاصل کرنے کی ہدایت دے رہا ہے۔ یہی وہ نور ہے جس کے بغیر عقلِ انسانی اندھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا فہم انتہائی ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ مُبٰرَکٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِہٖ وَ لِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ[1]

ترجمہ: "یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے نبیؐ) ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل و فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں"۔ فہمِ قرآن جیسے احسن امر کے لیے مختلف ادوار میں مختلف لوگوں اور اداروں نے اپنی خدمات سرانجام دیں اور عوام کا تعلق قرآن پاک سے قائم رکھا۔

---

[1]. ص:29

عصرِ حاضر میں بھی یہ خوش آئند امر ہے کہ بہت سے ادارے فہم قرآن کے لیے عوامی سطح پر اپنی بساطت کے مطابق میدانِ عمل میں موجود ہیں وہی تعلیمی اداروں میں بھی فہم قرآن کے لیے کاوشیں کی گئی ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں فہم قرآن سے متعلق نصابات: وفاقی دارالحکومت کے منتخب تعلیمی اداروں کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ کیا گیاہے جو کہ پرائمری، ثانوی اور اعلیٰ سطح کے تعلیمی اداروں پر محیط ہے۔

2۔ موضوعِ تحقیق کی ضرورت واہمیت: (Importance of the Topic)

اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار انعامات فرمائے ہیں اور خود اس کا اظہار فرمایاہے:وَاِ نْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا[1] ترجمہ:((اور اگر اللہ کی نعمتیں شمار کرنے لگو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے))۔انہی نعمتوں میں سے اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت اللہ تعالیٰ کا کلام ہے یعنی قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کرنے کے لیے عنایت فرمائی لیکن افسوس اس بات کا ہے آج انسان نے خصوصاً ہم مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی ناقدری کا رویہ اپنار کھاہے۔ جو نعمت جس قدر عظیم ہوتی ہے اس کے شکر کے تقاضے بھی اتنے ہی بڑے ہوتے ہیں اگر اس کی ناقدری کی جائے تو پھر اس کی سزا بھی اسی قدر بڑی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادوَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ[2]((اور جب تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ البتہ اگر تم شکر گزاری کروگے تو اور زیادہ دوں گا، اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔))یہی وجہ ہے کہ آج اس قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے ہم مسلمان دنیا میں ذلیل و خوار ہیں۔ ہمیں اپنی ذلت و رسوائی کے اسباب کا بھی بخوبی علم ہے لیکن ہم ان اسباب کو دور کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

قرآن کریم جیسی عظیم نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس کو سمجھ کر اس کو اپنے عمل کا حصہ بنایا جایا۔ اسی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے زیر نظر مقالہ(فہم قرآن سے متعلق نصابات: وفاقی دارالحکومت کے منتخب تعلیمی اداروں کے تناظر میں)کے موضوعِ تحقیق کو اختیار کیا گیاہے جس میں قرآن فہمی کے لیے پرائمری، ثانوی اور اعلیٰ سطح کے تعلیمی

---

[1] ابراہیم:34

[2] ابراہیم:07

اداروں میں موجود نصاب کا تعارف اور جائزہ پیش کیا جائے گا تاکہ قرآن فہمی کے لیے وفاقی تعلیمی اداروں کی سطح پر کی گئی کاوشوں کا احاطہ کیا جاسکے۔

3۔ دراساتِ تحقیق : (Literature Review)

مقالہ جات

1۔ نعمان واجد عزیز، "**پاکستان میں عوامی سطح پر قرآن فہمی کی خدمات (منتخب اداروں کی تناظر میں)**"، (ایم فل)، نمل، اسلام آباد 2020

اس مقالہ میں فہم قرآن کی بات کی ہے جو کہ عوامی سطح سے متعلق ہے اور جن فہم قرآن کے اداروں کو زیر بحث لایا گیا ہے وہ بھی مختلف ادارے ہیں زیر نظر موضوع سے۔

2۔ فضل غفور، "**دینی مدارس ورسمی ثانوی تعلیمی اداروں کے نظام تدریس کا تقابلی و تحلیلی مطالعہ**" (ایم فل)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد 08-2007۔

اس تحقیقی مقالہ میں مصنف نے نظام تدریس پر بات کی ہے جو کہ دینی اور رسمی ثانوی تعلیمی اداروں کے درمیان کی گئی ہے۔ جب کہ زیرِ نظر مقالہ کا موضوع اس سے مختلف ہے۔

3۔ ضمیر اختر خان، "**عساکر پاکستان کے تربیتی نظام کا مطالعہ: اسلامی نظام تربیت کی روشنی میں**"، (ایم فل)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

اس مقالہ کا تعلق افواج پاکستان کے تربیتی نظام سے جب کہ زیرِ نظر مقالہ کا عنوان اس سے مختلف ہے۔

4۔ فرحت جبین، "**نظامِ تعلیم کی تشکیل جدید اسلام اور عصری تقاضوں کے تناظر میں**"، (ایم اے)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور 1987

اس مقالہ میں نظامِ تعلیم کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق دیکھا گیا ہے اور اس کہ متعلق ممکنہ اصلاحات پر بات کی گئی ہے۔

5۔ فرحت گل، "**نظامِ تعلیم میں اصلاحات: قرآن و حدیث کی روشنی میں**"، (ایم اے)، گومل یونیورسٹی، ڈی آئی خان 2011 تا 2013

اس مقالہ میں بھی نظام تعلیم کی اصلاح سے متعلق بات کی گئی ہے۔

6۔ محمد رفیق قریشی، **نظامِ تعلیم، تربیت اسلام اور جدید افکار کے آئینے میں**"،(ایم اے)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور 1987

اس مقالہ کا محور بھی نظام تعلیم و ترتیب سے تعلق ہے۔

قرآن اور اس سے متعلق موضوعات پر متعدد مقالاجات لکھے گئے ہیں تاہم کوئی ایسا مقالہ موجود نہیں جس میں قرآن فہمی کا کام سکول اور کالج سطح پر مذکور ہو۔ اسی بنا پر اس موضوع کا انتخاب کیا گیا ہے۔

4۔جوازِ تحقیق:(Rationale of the Study)

قرآن فہمی کے متعلق موجودہ دور میں تعلیمی اداروں اور نصابی اداروں کے بڑھتے ہوئے رجحانات کو سامنے رکھتے ہوئے مستقبل کے معمارانِ قوم کی تعلیمی و تربیتی درسگاہ میں اسلامی تربیت بذریعہ ماخذِ اول قرآنِ کریم کا تجزیہ کرنے کے اشتیاق کی وجہ سے قرآن فہمی کے حوالہ سے نصاب میں موجودہ کاوشوں اور مستقبل میں ممکنہ بہتری کے پہلوؤں کو سامنے لایا گیا ہے۔

5۔ تحقیق میں موجود خلا (Vacuity in Research)

کسی بھی موضوع کے انتخاب کے لیے بنیادی امور میں سے ایک اہم امر یہ ہے کہ آپ کسی بھی جہت میں غور و فکر کے بعد اس جہت اور موضوع میں موجود خلا کو تلاش کریں۔ اسی طرح نظام تعلیم سے متعلق لکھے گئے مختلف مقالہ جات کو پڑھنے کے بعد فہم قرآن سے متعلق کی گئی کاوشوں سے متعلق کسی حد تک خلا محسوس ہوا تاہم ایکمقالہ نظر سے گزرا جس پر حال ہی میں نمل ہی کے طالب علم نعمان واجد عزیز صاحب نے کام کیا ہے جس کا تعلق فہم قرآن سے ہے تاہم اس مقالہ میں صرف عوامی سطح پر قرآن فہمی کے لئے کی گئی کاوششوں پر لکھا گیا۔ البتہ تعلیمی اداروں کی سطح پر

فہمِ قرآن کے لئے کی گئی کاوششوں پر کوئی مقالہ نظر سے نہ گزرا اسی بنیاد پر وفاقی تعلیمی اداروں کے نصابِ فہم قرآن کے جائزہ کا خلا پر کرنے کے ارادہ سے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا۔

6۔ تحدیدِ موضوع (Limation of the Topic)

مختلف مقالہ جات میں مطلقا نظام تعلیم کی بات کی گئی ہے جب کہ زیرِ نظر مقالہ میں فہم قرآن کو زیرِ بحث لایا گیا۔ البتہ جامعہ نمل ہی کے ایک طالب علم نعمان واجد عزیز کے حال ہی میں مکمل ہونے والا مقالہ فہم قرآن سے متعلق تھا تاہم اس مقالہ پاکستان میں عوامی سطح پر قرآن فہمی کی خدمات پر بات کی گئی ہے جبکہ میرے مقالہ میں قرآن فہمی کو مختص وفاقی تعلیمی اداروں (بحریہ سکول کالجز، بحریہ فاؤنڈیشن، دارالارقم سکول کالجز، نٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) کے نصاب تک محدود رکھا گیا ہے۔

7۔ مقاصدِ تحقیق (Objectives of Study)

1۔ قرآن فہمی کے نصاب کی طلباء کی تربیت میں اہمیت اور اس سلسلے میں کی گئی کاوشوں کو تلاش کرنا۔
2۔ وفاقی تعلیمی اداروں کے ثانوی سطح تک فہم قرآن کے نصاب کا منہج و اسلوب اور اس کی افادیت کی نوعیت کا جائزہ لینا۔
3۔ وفاقی جامعات میں شاملِ نصاب فہم قرآن کا تجزیہ کرنا۔

8۔ سوالاتِ تحقیق (Research Questions)

1۔ قرآن فہمی کے نصاب کی طلباء کی تربیت میں کیا اہمیت ہے اور اس سلسلے میں کس نوعیت کی کاوشیں کی گئی ہیں؟
2۔ وفاقی تعلیمی اداروں کے ثانوی سطح تک اداروں میں شامل نصابِ فہم قرآن کی افادیت کیسے ممکن ہے؟
3۔ وفاقی جامعات میں نصابِ فہمِ قرآن میں مجوزہ تبدیلی / ترجیحات کیا ہو سکتی ہیں؟
4- عصرِ حاضر میں فہمِ قرآن کے نصاب کے حوالے سے بہتری کیسے ممکن ہے؟

9۔ منہجِ تحقیق (Reseach Method)

1۔مقالہ ہذا میں تحقیق کے معیاری پیراڈم (Qualitative Paradigm) اختیار کرتے ہوئے تجزیاتی منہج (Analytical Reseaech Approach)اختیار کیا ہے۔

2۔ تحقیقی موضوع میں بنیادی مصدر قرآن مجید ہے۔ قرآنِ مجید کی وہ آیات جن کا تعلق فہمِ قرآن اور تجویدِ قرآن سے کو تلاش کیا گیا ہے اور پھر انکی وضاحت احادیث کی کتابوں کی روشنی میں کی گئ ہے مثلا صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد۔ تحقیق کو مزید موٗثر بنانے کے لئے دستورِ پاکستان سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

3۔ بوقتِ ضرورت ثانوی مصادر کے طور پر مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے جسمیں ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ کی تفسیر بیان القرأن، مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی لکھی ہوئی معارف القرأن اور محمد کرم شاہ الازہری کی ضیاء القرآن جبکہ کتب لغات میں لسان العرب، القاموس الوحید اور مصباح اللغات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ عربی کتب میں التبیان فی علوم القرآن، تاج العروس من جواھر القاموس اور اردو کتب میں محاضرات قرآنی،ڈاکٹر محمود احمد غازی اور صہیب احمد کی لکھی ہوئی کتاب قرآن مجید کے مسلمانوں پر حقوق کو تحقیق میں معاون بنایا گیا۔ ترجمہ قرآن مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کا لیا گیا ہے۔

4۔کتب کے ساتھ ساتھ جدید تحقیق کے ذرائع (ویب سائیٹس؛ مکتبہ شاملہ، اردو پوائنٹ، کتاب وسنۃ)، تحقیقی مجلات اور آرٹیکلز سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

5۔ تحقیق میں یونیورسٹی کے فارمیٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے کام کیا گیا ہے۔

محمد یوسف
ایم فل سکالر
شعبہ اسلامی فکر و ثقافت، نمل، اسلام آباد

باب اول

فہم قرآن کا مفہوم، ضرورت اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشیں

فصل اول: فہم قرآن کا مفہوم اور ضرورت

فصل ثانی: تعلیمی اداروں میں قرآن فہمی کی ضرورت و اہمیت اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشیں

فصل اول

فہم قرآن کا مفہوم، ضرورت اور تقاضے

فہم اور قرآن وہ الفاظ ہیں جو عام طور پر ہم سنتے ہیں اور کلام میں استعمال کرتے ہیں تاہم فہم قرآن کے مطلب اور مقصد سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔ اسی فہم قرآن کے مفہوم اور اسکی ضرورت و اہمیت کو اس فصل میں ذکر کیا گیا ہے۔

1۔ لفظِ فہم کا معنیٰ و مفہوم:

1۔ فہم کا معنی لسان العرب نے "مَعْرِفَتَکَ الشَّئْی بِالْقَلْبِ"[1] سے کیا ہے یعنی کسی چیز کی معرفت دل سے حاصل کرنے۔ دل سے حاصل کرنے سے یہ مراد لیا جائے گا کہ اس معنی کو معلوم کر کے دل سے اسے تسلیم بھی کیا جائے۔

2۔ فہم عربی زبان میں باب سمع سے مصدر ہے جس کا معنی 'سمجھنا' ہے۔ القاموس الوحید نے فہم کے تین معانی بیان کئے ہیں[2]:

1۔ سمجھ، سمجھ بوجھ

2۔ نتائج اخذ کرنے کی پختہ استعداد

3۔ معنیٰ کا صحیح ادراک

---

[1] ابن منظور، محمد بن مکرم جمال الدین، لسان العرب (قم ایران 1405ھ)، جلد 12، باب المیم، فصل الفاء، ص:459

[2] وحید الزمان کیرانوی، القاموس الوحید (لاہور: ادراہ اسلامیات 2001ء)، ص:1258

یعنی کسی بھی زبان کا لفظ ہو ، اسے سمجھنا، نتائج کے اخذ کی پختہ استعداد حاصل کرنا اور معنیٰ کا درست ادراک کرنا فہم کہلاتا ہے۔

2۔لفظ قرآن کا مفہوم:

لغوی مفہوم: لغوی اعتبار سے قرآنِ پاک کے متعدد معانی اہل لغت نے بیان کئے ہیں۔ چند درجہ ذیل ہیں:

1۔ قرآن بمعنیٰ قرآءت ہے کہ اسے اکثر پڑھا جاتا ہے۔

(القرآن) هو (التنزيل) العزيز، اىٔ المقروء المكتوب فى المصاحف[1]

2۔ قرآن بمعنیٰ قرن کے ہے کہ اس کی آیات ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے۔

3۔ قرآن جمع کرنے کے معنیٰ میں ہے کہ تمام سورتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ:﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾[2]

3۔اصطلاحی مفہوم:

هوكلام الله المعجز، المنزل على خاتم الانبياء والمرسلين، بواسطة الامين جبريل عليه السلام المكتوب فى المصاحف، المنقول الينا بالتواتر، المتعبدبتلاوته، المبدوء بسورةِ الفاتحه، المختتم بسورةِ الفاتحه[3]"۔

[1] تاج العروس،، محمد بن محمد، تاج العروس من جواہر القاموس،(الکویت،2008)ج363۔(

[2] القیامۃ:17

[3] التبيان، محمد على الصابونى، التبيان فى علوم القرآن (دار امسان للنشر و التوزيع2003)8/1

"یہ اللہ کا معجزہ کلام ہے جو خاتم الانبیاء والمرسلین پر بواسطہ جبریل امین مصاحف میں مکتوب ہے اور ہماری طرف تواتر سے منقول آیا ہے اس کی تلاوت کرنا عبادت ہے یعنی الفاظ کی قرآت بھی باعثِ ثواب ہے۔ اس کا آغاز سورۃ فاتحہ سے اور اختتام سورۃ الناس پر ہوا ہے"۔

4۔ فہم قرآن کے تقاضے:

پیغام ملنے کے بعد سب سے پہلا حق یا مطالبہ اسکا سمجھنا ہے چاہے وہ پیغام کسی کا بھی ہو اور جس زبان میں وہ پیغام ہو اسے سمجھنے کے لیے اس زبان کا فہم بھی لازم ہے جس کے ذریعے اس پیغام کو سمجھا جائے۔ قرآن پاک اللہ کی جانب سے امت مسلمہ کے لیے بھیجا گیا ایک پیغام ہے۔ اس کلام اور پیغام کے پانچ حقوق یا مطالبات ہیں جو مسلمانوں کے ذمہ ہیں بیان کئے جاتے ہیں:

1۔ ایمان لانا۔ 2۔ تلاوت کرنا۔ 3۔ غور و فکر۔ 4۔ حکم و اقامت۔ 5۔ تبلیغ و تبیین۔

i۔ قرآنِ پاک کا پہلا مطالبہ ایمان لانا:

قرآنِ پاک کا سب سے پہلا مطالبہ اس پر ایمان لانا ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ کا ارشادِ پاک ہے۔ ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ﴾[1] ترجمہ: ((یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر))۔ ایمان لانے سے مراد اس کی تصدیق کرنا کہ یہ اللہ کی برحق کتاب ہے۔ اللہ کے کتاب پر ایمان نہ لانے کی صورت میں کلام الٰہی میں اسے بڑی گمراہی قرار دیا ہے۔ ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾[2] ترجمہ: ((اور جو کوئی انکار کرے اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا

---

[1] البقرۃ:177

[2] النساء:136

اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور قیامت کے دن کا تو پس وہ شخص بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا۔))۔ کتاب اللہ پر یہ ایمان بھی لانا لازم ہے کہ یہ اللہ کی جانب سے نازل کردہ وحی ہے۔﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾[1]ترجمہ:((یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔))۔

تغیر و تبدیلی سے پاک ہے کہ کوئی اس کتاب میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اللہ کا ارشاد ہے۔﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ﴾[2]ترجمہ:((ہم نے یہ نصیحت اتار دی ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں۔))۔

ii۔ دوسرا مطالبہ تلاوت کرنا:

تلاوت اور قراءت، قرآن مجید کا دوسرا حق ہے۔ تلاوت عربی لغت کا لفظ ہے جس کی اصل "ت، ل، و" ہے اور یہ مصدر ہے باب نصر سے۔ لغوی معنی پیچھے آنے اور پڑھنے کے ہیں[3] لفظِ قراءت ہر کتاب کے لیے بولا جاتا ہے جبکہ تلاوت کا لفظ صرف قرآنِ پاک کے لیے خاص ہے۔ پہلے قاریٔ قرآن کو عالم کہا جاتا تھا، لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ لفظ ان لوگوں کے لیے استعمال ہونے لگا جو قرآن کو مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے اہتمام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بار بار کرنے کی ضرورت ہے، جس طرح جسمِ انسانی بار بار کھانے کا محتاج ہوتا ہے، اسی طرح روحِ انسانی بھی غذا کی محتاج ہے اور روح کی سب سے عمدہ غذا تلاوت قرآن کریم ہے۔ پھر اس تلاوت کے بھی کچھ حقوق ہیں: تلاوت کا پہلا حق یہ ہے کہ قرآن کریم کو تجوید کے قواعد کا

---

[1]۔ النجم:04

[2]الحجر:09

[3]المنجد، لوئیس معلوف (مولانا عبد الحفیظ بلیاوی)، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2009، ص 89

لحاظ کر کے تلاوت کیا جائے، یعنی مخارج، صفات اور رموز واو قاف کا علم ہونا چاہیے، تاکہ قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا ہو سکے۔ اہل علم نے اسے بھی دوسرا حق مانا ہے[1]۔

تلاوت کا دوسرا حق یہ ہے کہ روزانہ کا معمول ہونا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ تلاوت کا نصاب دس پارے روزانہ ہے اور کم سے کم نصاب ایک پارہ روزانہ ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک نصاب ہے، جس پر اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا معمول تھا، وہ ایک ہفتے میں ختم قرآن کا ہے۔ قرآن مجید میں سات منزلوں کی تقسیم اسی وجہ سے ہے کہ ایک منزل روزانہ تلاوت کرلی جائے۔ حدیث مبارکہ میں ذکر ہے "واقرأ في كل سبع ليال مرةً[2]" ترجمہ: ہر سات دنوں میں ایک قرآن پڑھو۔

تلاوت کا تیسرا حق خوش الحانی ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

(زَيِّنُوْا الْقُرْاٰنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)[3]

(قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کر کے پڑھو)۔

اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے تنبیہ فرمائی کہ:

(لَيْسَ مِنَّامَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ[4])

(جو قرآن کو خوبصورت نہیں پڑھتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔

---

[1] قرآن مجید کے مسلمانوں پر حقوق، صہیب احمد، س-ن، ص68

[2] -الصحيح البخاری، محمد بن اسماعيل البخاری- الجامع الصحيح، (بيروت:دار طوق النجاة 1422ھ)،كتاب فضائل القرآن، باب فی كم يقرا القرآن حدیث نمبر:5052

[3] أبو داود ،سليمان بن الأشعث،السنن، باب تفريع ابواب الوتر، استحباب الترتيل فی القراة (بيروت: المكتبة العصرية 1403ھ)، 548/1(صحیح: البانی)

[4] السجستانی،السنن، باب تفريع ابواب الوتر، استحباب الترتيل فی القراة ١/ ٥٤٨ (صحیح: البانی)

تلاوت کا چوتھا حق یہ ہے کہ آداب کا خیال رکھا جائے، یعنی باوضو ہو کر قبلہ رخ بیٹھ کر تعوذوتسمیہ پڑھ کر حضوریٔ قلب، اور مسلسل تذکرو تدبر اور تفہم و تفکر کر کے تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔

تلاوت کا پانچواں حق ترتیل ہے۔ ترتیل عربی لغت کا لفظ ہے اسکی اصل "ر ت ل" ہے اور یہ مصدر باب تفعیل سے ہے۔ لغوی معنی ہے اچھی طرح ترتیب دینا اور جب اسکا مفعول قرآن ہو تو معنٰی ہو تا ہے قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر عمدہ طریقے سے پڑھنا[1]۔ یعنی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً[2]﴾۔((اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو))۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا تثبیت قلبی کا ذریعہ بھی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَكَذَالِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُتَرْتِيْلاً[3]﴾۔(تاکہ ہم اس سے تیرے دل کو اطمینان دیں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھ سنایا۔) چنانچہ ترتیل کے ساتھ پڑھنے سے زیادہ فیض حاصل ہو تا ہے۔ تلاوتِ قرآن کا چھٹا حق یہ ہے کہ اس کو حفظ بھی کیا جائے۔ حفظ میں یہ ضروری نہیں کہ پورا ہی حفظ کیا جائے، بلکہ حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حفظ کیا جائے۔

iii۔ قرآنِ پاک کا تیسرا مطالبہ اسکو سمجھنا:

یعنی قرآنِ پاک کو سمجھنا اور اس سے نصیحت حاصل کرنا اور یہ نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان فہم بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

---

[1] مصباح اللغات، مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 1999، ص 271

[2] المزمل:4

[3] الفرقان:32

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ﴾[1]

((ہم نے قرآنِ پاک کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنایا ہے، ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا۔))

قرآن پاک کو یاد کرنے کے لیے آسان بنانے کا مشاہدہ تو ہم اس کتاب کے کثیر تعداد میں حفاظ کی موجودگی کی صورت میں کر رہے ہیں جبکہ فہم میں آسانی سے مراد آسان اور عام فہم انداز بیان کا اختیار کیا جانا ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مشاہدات کی زبان کو استعمال کیا ہے اور اس بات کو تعلیم و تعلم سے وابستہ لوگ با آسانی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس قدر عام فہم انداز ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قرآن پاک میں بھی آسان اور ارگرد موجود اشیاء جیسے آسمان و زمین، شجر و حجر وغیرہ کی مثالوں کے ذریعے سمجھایا گیا۔

iv۔ قرآنِ پاک کا چوتھا حکم واقامت:

قرآن مجید کا چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ قرآن مجید نہ تو جادو منتر کی کتاب ہے کہ محض اس کا پڑھنا دفع بلیات[2] کے لیے کافی ہے اور نہ ہی یہ محض حصول برکت اور ثواب کی کتاب ہے کہ دکان و مکان میں برکت یا مردے بخشوانے کے لیے اس کی تلاوت کی جائے، بلکہ اس کا مقصدِ نزول اس ہدایت کو حاصل کرنا ہے اور اُسے اپنی زندگیوں کا لائحہ عمل بنانا ہے۔ ایک شخص تو وہ ہے جو تلاشِ حق میں لگا ہوا ہے، اس کو قرآن کے حق ہونے یا نہ ہونے کا یقین نہیں ہے، لیکن وہ لوگ جو اسے حق سمجھتے ہیں، اس پر ایمان رکھتے ہیں، ان کے لیے تو ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کو اپنی زندگی پر عملاً نافذ کریں۔

---

[1] القمر:17

[2] بلیات کا لفظ آفات، مصائب، آسیب اور خبیث ارواح کے معانی میں استعمال ہوتا ہے

عمل کے دو پہلو پھر اس عمل کے بھی دو پہلو ہیں: ایک انفرادی اور دوسرا اجتماعی، ایسے احکام جن کا تعلق انفرادی زندگی سے ہے، ان کا تو انسان فی الفور مکلف ہے، البتہ ایسے احکام جن کا تعلق اجتماعی زندگی سے ہے ان کا فی الفور مکلف تو نہیں، لیکن ان کو درست کرنے کی کوشش کرنا یہ ضروری ہے۔

v۔ قرآن مجید کا پانچواں مطالبہ تبلیغ و تبیین:

قرآن مجید کا پانچواں مطالبہ اُسے دوسروں تک پہنچانا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ((بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ اٰیَةً[1]))۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ تبلیغ کی ذمہ داری سے کوئی بھی بری نہیں، اگرچہ ایک ہی آیت آتی ہو۔ قرآن مجید کے یہ پانچ حقوق ہیں، لیکن عام طور پر جو حقوق سمجھے جاتے ہیں، وہ یہ ہیں: ریشمی جزدان میں رکھا جائے۔ جہیز میں دیا جائے۔ نزع کے وقت سرہانے کے قریب یا نئی دکان و مکان میں اس کی تلاوت کی جائے۔ عدالتوں میں قسم اٹھاتے وقت سر پر رکھا جائے۔ پریشانی کے وقت فال نکالا جائے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔

ہمارے حال پر آپ ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے کہ:

(إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَع بِهَذَا الكِتَابِ أَقوَامًا وَيَضَع بِهاَخَرِين[2])

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعہ بہت سی قوموں کو بلند کرتا ہے اور اس کے ذریعہ بہت سوں کو گراتا ہے)

---

[1] الترمذی، محمد بن عیسی، السنن، باب ما جاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل (مصر: شرکة مکتبة1395ھ)۴/ ۳۳۷ (حسن صحیح: ترمذی)

[2] القشیری، مسلم بن الحجاج ، الجامع الصحیح(بیروت: دار إحیاء التراث العربي 1412ھ)کتاب فضائل القرآن وما یتعلق به،باب فضل من یقوم بالقرآنح 1897

یعنی دنیامیں بحیثیت قوم ہماری تقدیر اس کتاب سے جڑی ہوئی ہے۔ حضرت علیرضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے: ((عَن عَلی رَضِیَ اللہُ عَنھقَال: إِنی سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰہِﷺیَقُوْل: إِنَّها سَتَکُونُ فِتْنَةٌ، قُلتُ: مَاالمخرجُ یارسول اللّٰہﷺ؟ قال: کتاب اللّٰہ، فیه نَبَأُ مَاقَبلَکم وخَبَرُ مَابَعدَکم وحُکمُ مَابَینکُم، هوالفَصلُ لیسَ بالهَزْلِ، مَن تَرَکَهُ مِن جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰہُ ومَنِ ابْتَغٰی الهُدٰی فِی غَیرِه أضَلَّهُ اللّٰہُ وهو حَبلُ اللّٰہِ المَتِینُ، وهو الذکرُ الحکیم، وهوالصراط المستقیمُ[1]))۔ (حضرت علیرضی اللہ عنہفرماتے ہیں: میں نے حضور ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنہ ظاہر ہو گا، میں نے پوچھا اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟(اگر آج کا مسلمان ہوتا تو فوراًپوچھتا کب ہو گا؟ کہاں ہو گا؟ کیا ہو گا؟ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنی ایسی فکر لگی ہوتی تھی کہ فوراًاس سے خلاصی کا طریقہ پوچھا) آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے خلاصی اللہ کی کتاب قرآن ہے، اس میں تم سے پہلے اور بعد کی خبریں ہیں اور اس میں تمہارے درمیان فیصلے ہیں، وہ قول فیصل ہے، فضول بات نہیں ہے، جو جابر سرکش اس کو چھوڑے گا اللہ اس کو توڑ کر رکھ دے گا، اور جو اس کے علاوہ ہدایت تلاش کرے گا اللہ اس کو گمراہ کر دے گا، قرآن ہی حبل اللہ ہے، اور محکم نصیحت نامہ ہے، اور صراطِ مستقیم ہے)۔ قرآن حبل اللہ ہے سورۂ حج میں فرمایا: {وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ[2]}۔ لیکن بات واضح نہیں تھی، پھر اس کی شرح سورۂ آل عمران میں بیان فرمائی: {وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ[3]}((اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو)) اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کی اجتماعی قوت کا اصول باہمی اتفاق بتایا گیاہے۔ "اتحاد و اتفاق ایک ایسی چیز ہے جس کے محمود و مطلوب ہونے پر دنیا کے تمام انسان خواہ وہ کسی ملک اور کسی زمانے کے ہوں، کسی مذہب و مشرب سے تعلق رکھتے

---

[1] الترمذی، السنن،۵/۱۷۲ (غریب،: ترمذی)

[2] الحج:78

[3] آل عمران:103

ہوں سب کا اتفاق ہے، اس میں دو رائیں ہونے کا امکان ہی نہیں، دنیا میں شاید کوئی آدمی ایسا نہ نکلے جو لڑائی جھگڑے بذاتہ مفید اور بہتر جانتا ہو[1]" تاہم اس آیت کی مزید وضاحت کے لئے احادیث میں اس کی تشریح فرمائی، آپ ﷺ نے قرآن پاک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:((هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِين[2]))۔یہی قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ایک حدیث میں مزید وضاحت ہے، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے، دیکھا صحابہ کرام رضی اللہ عنھم قرآن کا مذاکرہ کررہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:((اأَلَيْسَ تَشهَدُونَ أَن لَا إِلٰهَ إلااللّٰهُ وَأَنی رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: نَعَم، قَال: فَإِن هٰذَا الْقُرْاٰن طَرفه بِيَدِاللّٰهِ وَطَرْفُه بِأَيْدِيكُم، فَتَمَسكُوا بِه فَإِنَّكم لَن تَضِلوا وَلَن تَهلكُوا بَعدَهٗ أَبَداً[3]))۔(کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور قرآن اللہ کی کتاب ہے؟صحابہ کرام رضی اللہ عنھمنے فرمایا:کیوں نہیں؟!تو آپ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری حاصل کرو، یہ قرآن اس کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری طرف تمہارے ہاتھ میں ہے، لہٰذا اس کو مضبوطی سے تھام لو، اس کے بعد ہر گز گمراہ نہ ہوگے)۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْد مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْض[4]))۔(اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے)۔

---

[1] معارف القران، مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، (مکتبہ ادارۃ المعارف، کراچی: 2021) جلد دوم، ص157

[2] المسلم، كتاب فضائل الصحابه، باب فضائل على بن ابى طالب رضى الله عنه، ح2408

[3] مصنف ابن ابى شيبه، ابن ابى شيبه ،كتاب فضائل القراٰن، باب التمسک بالقراٰن، 16/4381 (حسن على شرط مسلم: شعيب الارناؤوط)

[4] الترمذى، كتاب فضائل و مناقب، باب مناقب اهل البيت النبى صلى الله عليه وسلم، ح3788 (قال الطبرانى: لم يروه عن الزهرى الا ابو عباده عيسى بن عبد الرحمٰن الزرقى تفرد به ابو داود لم يحدث به ابو داود الا بالبصرة)

قرآن کریم کو عام کیا جائے، بچوں کے لیے لفظی تعلیم کے مکاتب ہر بستی بستی میں قائم کیے جائیں ، بڑوں کو عوامی درسِ قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لیے آمادہ کیا جائے، اور مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے۔ سورۂ فرقان کی اس آیت کا مفہوم ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی فریاد واستغاثہ کو ذکر فرمایا: ((وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ اتَّخَذُوْا هٰذَاالْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا[1]))۔((اور رسول کہے گا اے میرے رب بے شک میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر رکھا تھا۔)) اپنی تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں، آپ کو واضح طور پر نظر آئے گا کہ جب تک مسلمانوں نے قرآن کو مضبوطی سے تھامے رکھا، اسی کو حقیقی معنوں میں اپنا ہادی وراہنما سمجھا، اپنے عمل، اخلاق اور معاملات کو اسی کے مطابق استوار رکھا تو انفرادی اور اجتماعی ہر سطح پر ان کا رعب اور دبدبہ قائم رہا، دنیا میں وہ سربلند اور غالب رہے اور اسلام کا جھنڈا چہار دانگ عالم میں لہراتا رہا، لیکن جیسے جیسے وہ کتاب اللہ سے بے پروا اور نور وحکمت کے اس خزینہ سے بے تعلق ہوتے چلے گئے، ویسے ویسے ان پر زوال کے سائے گہرے ہوتے گئے اور وہ بتدریج فساد اور انحطاط میں مبتلا ہوتے چلے گئے اور نیتجتاً مغلوب ہو گئے۔

انہیں حقوق کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد[2] نے اپنی کتاب بیان القرآن میں لکھا ہے کہ "ہر مسلمان پر حسبِ استطاعت قرآن مجید کے پانچ حقوق عائد ہوتے ہیں[3]:

1۔ اسے ماننے جیسا کہ ماننے کا حق ہے۔(ایمان وتعظیم)

---

[1]الفرقان:۳۰

[2]ڈاکٹر اسرار احمد

[3]بیان القرآن، ڈاکٹر اسرار احمد، مکتبہ book Fair، لاہور، 2020، جلد 1، ص 96

2۔اسے پڑھے جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔(تلاوت وترتیل)

3۔اسے سمجھے جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔(تذکر وتدبر)

4۔اس پر عمل کرے جیسا کہ عمل کرنے کا حق ہے۔(حکم واقامت)

فصل دوم

تعلیمی اداروں میں قرآن فہمی کی ضرورت واہمیت اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشیں

فصل دوم

تعلیمی اداروں میں قرآن فہمی کی ضرورت واہمیت

اس فصل میں قرآن فہمی کی تعلیمی اداروں میں کس حد تک ضرورت ہے پر بات کی جائے گی۔ مطلقا قرآن فہمی کو قرآن سے اور پھر احادیث سے بیان کیا جائے گا۔ اسی طرح فہم قرآن سے ہماری دوری کے اسباب تحریر کرنے کے بعد تعلیمی اداروں سے کون سے تعلیمی ادارے مراد ہیں ان کا مختصر تعارف اور آخر میں تعلیمی اداروں میں قرآن فہمی کی ضرورت اور تعلیمی اداروں میں قرآن فہمی کے لیے حکومتی کوششوں کو پیش کیا جائے گا۔

1۔ قرآن فہمی کی ضرورت اور قرآن

قرآن پاک اللہ کی طرف سے آپ ﷺ پر نازل ہوئی اس مقصد کے ساتھ کہ لوگ اس میں غور و فکر کریں۔ قرآن پاک کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کی متعدد آیات میں مختلف انداز میں اسکی ترغیب دی گئی ہے۔ انہیں مقامات میں سے ایک مقام جہاں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا اٰيَاتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾[1]

((ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی بڑی برکت والی تاکہ وہ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقلمند نصحیت حاصل کریں۔))

ایک اور جگہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾[2]

---

1 ص:29

2 محمد:24

((پھر کیوں قرآن پر غور نہیں کرتے کیاان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔))

2۔ قرآن فہمی کی ضرورت اور حدیث

قرآن کو سمجھنا کے لیے ضروری ہے کہ حدیث کو سمجھا جائے کیوں کہ قرآن کے متعدد مقامات کی وضاحت احادیث سے ملتی ہے۔ قرآن فہمی کے لئے علمِ حدیث بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ "نبی اور پیغمبر کو اور انکی رہنمائی کو کتاب سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ مزید بر آں قرآن مجید میں درجنوں مقامات پر وہ ہدایات ہیں جو آپ ﷺ کی سنت اور اسکی تشریح کو قرآنِ پاک کے سمجھنے اور اس پر عمل درآمد کے لئے ضروری قرار پائی[1]" احادیث کی تعلیم سے جہاں فہمِ قرآن میں مدد ملے گی وہاں فتنہ انکارِ حدیث کا تدارک بھی ہوسکے گا۔ فتنہ انکارِ حدیث کے پھیلنے کی ایک وجہ عوام الناس کی حدیث سے عدم واقفیت بھی ہے۔

مولانا محمد قطب الدین فرماتے ہیں: "انکارِ حدیث کا سب سے پہلا اور بنیادی سبب یہ ہے کہ منکرین حدیث راسخ فی علم القرآن ہی نہیں، وہ علم حدیث پر بھی مکمل عبور رکھتے[2]"۔

گویا علومِ قرآن کو سمجھنے کے لئے علومِ حدیث کا سمجھنا بھی غروری ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ ﷺ کو قرآن کی تفسیر بیان کرنے کے لیے بھیجا گیا تو غلط نہ ہو گا۔ حدیث سے قرآن کی تفسیر کو تفسیر القرآن بالحدیث کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک کی تفسیر رسول اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کی روشنی میں کرنا تفسیر القرآن بالحدیث والسیرۃ کہلاتا ہے۔ خود قرآن کریم کی متعدد آیات میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے دنیا میں بھیجے جانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے اقوال وافعال اور عملی زندگی سے آیات قرآنیہ کی تفسیر و تشریح فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾[1]

---

[1] محاضرات حدیث، ڈاکٹر محمود احمد غازی، الفصیل ناشران، 2022، ص 52،51

[2] مظاہر حق اردو ترجمہ مشکوۃ، مولانا محمد قطب الدین، دارالاشاعت، کراچی، 2009، جلد اول، دیباچہ کتاب

((ہم نے انہیں معجزات اور کتابیں دے کر بھیجا تھا، اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ لوگوں کے لیے واضح کردے جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تاکہ وہ سوچ لیں۔))

جس طرح اللہ تعالی نے انسانی زندگی کو بندگی بنانے کے لیے اپنے احکامات کو قرآن حکیم کی شکل میں نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح ان احکامات پر عمل آوری کے لیے آپ ﷺ کے پوری عملی زندگی کو در حقیقت قرآن پاک کی عملی تفسیر بناکر مبعوث فرمایا۔ جو کچھ احکامات قرآن کریم کی شکل میں نازل کیے گئے ان پر سب سے پہلے آپ ہی نے عمل کرکے دکھلایا اور ان احکامات خداوندی کو عملی جامہ پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنا یہ آپ کی خصوصیات میں سے ایک نمایا خصوصیت ہے۔ خواہ وہ حکم ایمان، توحید، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، صدقہ وخیرات، جنگ وجدال، ایثار وقربانی، عزم واستقلال، صبر وشکر سے تعلق رکھتا ہو یا حسن معاشرت وحسن اخلاق سے، ان سب میں قرآن مجید کی سب سے پہلی وعمدہ عملی تفسیر نمونہ وآئیڈیل کے طور پر آپ ﷺ ہی کی ذات اقدس میں ملے گی۔

اس میں بھی دو قسم کی تفسیر ہے ایک تفسیر تو وہ قرآن پاک کے مجمل الفاظ وآیات کی تفسیر وتوضیح ہے۔ جن کی مراد خداوندی واضح نہیں تو ان کی مراد واجمال کی تفصیل کو زبان رسالت مآب ﷺ نے واضح فرمادیا۔ اور دوسری قسم عملی تفسیر کی ہے، یعنی قرآن حکیم کی وہ آیات جن میں واضح احکامات دئے گئے ہیں جن کا تعلق عملی زندگی کے پورے شعبۂ حیات سے ہے۔ خواہ وہ عقائد، عبادات، معاملات کی رو سے ہوں یا حسن معاشرت وحسن اخلاق کی رو سے اس میں بھی آپ نہ وہ کمال درجہ کی عبدیت اور اطاعت وفرمانبرداری کی ایسی بے مثال وبے نظیر عملی تفسیر وتصویر امت کے سامنے پیش فرمائی۔

دوسری قسم کی مثالیں کتب سیر، کتب مغازی، کتب تاریخ، کتب دلائل اور کتب شمائل میں بکثرت ملیں گے بلکہ یہ کتابیں تو آپ ہی کی عملی تفسیر پیش کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں جن کی مثالوں کو یہاں ذکر نہیں کیا جارہا

---

[1] النحل:44

ہے۔ اور پہلی قسم کی مثالیں کتب احادیث و تفسیر میں بکثرت ملیں گی۔ ان میں سے بغرض اختصار صرف تین مثالیں پیش کی جا رہی ہیں۔

پہلی مثال

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾[1]

((اور کھاؤ اور پیو جب تک کہ تمہارے لیے سفید دھاری سیاہ دھاری سے فجر کے وقت صاف ظاہر ہو جائے))

اس سے مراد صبح صادق کا طلوع ہے۔ آپ ﷺ نے خیط ابیض اور خیط اسود کی مراد کو اپنے ارشاد مبارک سے واضح فرمایا کہ:"إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ[2]"۔ کہ خیط ابیض سے مراد **صبح صادق** اور خیط اسود سے مراد **صبح کاذب** ہے۔

دوسری مثال

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[3]

1۔ البقرہ:187

2۔ الصحیح البخاری، الجامع الصحیح، کتاب، تفسیرِ القرآن، بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى، وَكُلُوا وَاشْرَبُوا، حدیث نمبر:4510

3۔ النور:2

((بدکار عورت اور بدکار مرد پس دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو دُرّے مارو، اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں ان پر ذرا رحم نہ آنا چاہیے اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔))

ظاہر ہے کہ اس آیت سے زانیہ اور زانی کی سزا میں سو کوڑے مارنے کا ذکر ہے، اس میں شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کا کوئی فرق نہیں کیا گیا؛ اس کی تفسیر احادیثِ پاک سے واضح ہوتی ہے کہ غیر شادی شدہ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی جیسا کے حدیث شریف میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ[1]"۔

(زید بن خالد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والوں کو سو کوڑے مارنے کا اور ایک سال کے لیے وطن سے نکالنے کا حکم دیا۔) اور شادی شدہ مرد و عورت کو سنگسار کیا جائے گا: "الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَازَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ، رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ[2]"۔ (شادی شدہ مرد و عورت جب زنا کے مرتکب ہوں تو ان کو رجم کرو، یعنی سنگسار کر دو، راوی کہتے ہیں کہ خود حضور ﷺ نے اپنی زندگی میں ایسی سزا دی ہے اور بعد میں ہم نے بھی ایسی سزا دی ہے)۔

تیسری مثال

قرآن کی تفسیر حدیث سے کرنے کی مثال میں یہ آیت پیش کی جاسکتی ہے کہ:

{غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ "[3]}۔

((نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔))

---

1 الصحيح البخارى، الجامع الصحيح، بَاب شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي، ح:2455

2 ابن ماجه، محمد بن يزيد، السنن (بيروت: دار الرسالة العالمية 1430ھ)، باب الجرم، ح:2543 (صحيح: البانى)

3 الفاتحه : 7

قرآن پاک میں المغضوب اور الضال کا مصداق متعین نہیں کیا گیا ہے لیکن ان دونوں کا مصداق متعین کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمایا ہے کہ : "إِنَّ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ أَلْيَهُوْدُ وَإِنَّ الضَّالِّيْنَ النَّصَارَىٰ[1]"۔ جن پر غضب نازل ہوا اس سے مراد یہود ہیں اور جو راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اس سے مراد نصاری ہیں۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں کتب احادیث میں بکثرت موجود ہیں اور اس نقطۂ نظر سے بھی کئی تفاسیر لکھی گئی ہیں۔ اُن میں سے چند تفاسیر یہ ہیں:

1۔ علامہ خازن کیلباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف خازن۔

2۔ علامہ ابن کثیر کی تفسیر ابن کثیر۔

3۔ اردو زبان میں تفسیر حقانی (فتح المنان) مولانا عبد الحق حقانی دہلوی کی ہے۔

قرآن و حدیث کے اس گہرے تعلق کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی بھی موضوع پر تحریر کرتے وقت یہ زیادہ مناسب ہے کہ جہاں قرآن سے بات کی جائے وہاں حدیث کا ذکر بھی کیا جائے۔

3۔ قرآن سے دوری کے اسباب

قرآن پاک ایک اعلیٰ عظیم الشان کتاب جو اس امت کو خاص تحفہ کے طور پر ملی اور مقصد اسکی تعلیمات کو سمجھ کر عمل پیرائی کی صورت میں ہدایت کا راستہ میسر آئے۔ تاہم بہت سی وجوہات سامنے آئی جس نے آج کے مسلمان کو اس قرآن سے دور کر دیا ہے۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جائے گا۔

4۔ دنیا میں رغبت کا بڑھ جانا

---

[1]۔ مسند احمد بن حنبل، بقیۃ حدیث بن حاتم، حدیث نمبر:9400 (صحیح: البانی)

دنیا کی مادہ پرست زندگی میں کی اہمیت کو زیادہ سمجھ کر اصلی زندگی سے دور ہو جانا بھی قرآنی تعلیمات سے دوری کا خاص سبب ہے۔ جب زندگی کے مقصد کا تعین ہی حصول دنیا اور اسکی کامیابیاں ہوں اور ان کامیابیوں کو محور اور سبب بھی صرف دینا کو سمجھا جا رہا ہو تو ایسے میں دین کی تعلیمات کا حصول بے مقصد محسوس کیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اس سے خود کو مکمل طور پر دور کر دیا جاتا ہے۔

5۔ ملا اور مسٹر کے فلسفے میں عوام کو علماء سے دور کرنا

عوام اور دین علوم کے درمیان تعلق پیدا کرنے کے لیے علماء کا ایک خاص کردار اور مقام ہے۔ عام عوام کو دنیا کی الجھنوں سے نکال کر توشہ آخرت دینا علماء کا کام ہے اور یہ سب علماء کے لیے تب ہی ممکن ہے جب عوام اور علماء کا آپس میں تعلق قائم رہے۔ اسی تعلق کو ختم کرنے کے لیے ملا اور مسٹر کی تقسیم بنائی گئی، علماء اور اہل علم سے عام طبقہ کو بدگمان اور بد ظن کیا گیا جس سے عام عوام اہل علم سے مزید دور ہوتی چلی گئی اور واحد حصول علم کے ذریعے سے بھی محروم کر دیا گیا اور یوں اللہ کی نازل کردہ کتاب میں موجود پیغام سے ہم ناواقف رہ گئے۔

6۔ قرآن کی تعلیمات کو مشکل سمجھنا

قرآنِ پاک کی تعلیمات سے عام مسلمان کو یہ کہہ کر بھی دور کیا گیا ہے کہ اس کا سمجھنا مشکل ہے اور یہ مشکل عربی سے نابلند بنا کر قرآن خود بنا ہمیں اسکا فہم مشکل لگتا ہے جس کی وجہ سے سمجھنے کی کوشش نہیں کی جاتی حالانکہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾[1]

((اور البتہ ہم نے تو سمجھنے کے لیے قرآن کو آسان کر دیا پھر کوئی ہے کہ سمجھے))

ڈاکٹر محمود احمد غازی[2] " قرآن کی تدریس کے لئے مدرسہ کے دس سالہ نصاب کے ضروری ہونے کے بارے میں کچھ علماء کی رائے کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان فرماتے ہیں: ''میں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کو نہ کسی بنیاد کی ضرورت ہے نہ بیسا کھیوں کی، قرآن مجید بنیاد بھی فراہم کرتا ہے، دیواریں بھی فراہم کرتا ہے، اور تعلیم کی تکمیل بھی کر دیتا ہے۔

قرآن مجید خود اپنی جگہ ایک مکمل کتاب ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ باقی علوم قرآن مجید کے محتاج ہیں۔ اس لیے مجھے اس دلیل سے اتفاق نہیں ہے۔ ممکن ہے بعض لوگ آپ سے کہیں کہ آپ نے فقہ اور اصول فقہ کا علم حاصل نہیں کیا، یا آپ نے علم الکلام نہیں پڑھا، اس لئے آپ کو درس قرآن کی ذمہ داری نہیں اٹھانی چاہیے۔ مجھ ناچیز کا مشورہ یہی ہے کہ آپ اس وسوسہ میں نہ پڑیں اور اپنا کام جاری رکھیں۔ میں خود فقہ کا طالب علم ہوں، فقہی موضوعات پر ہی پڑھتا پڑھاتا ہوں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قرآن فہمی فقہ کی محتاج نہیں، یہ تمام علوم قرآن پاک کے محتاج ہیں قرآن ان میں سے کسی کا محتاج نہیں۔ اس لئے آپ کسی کی پرواہ کئے بغیر اپنا کام جاری رکھیں[3]"۔

اس اقتباس میں تجربہ کی بنیاد پر یہ بات کی گئی ہے قرآن فہمی کے لیے دیگر علوم کے سمجھنے سے مشروط کرنا درست نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کا فہم آپ کسی بھی عمر کے اور کسی بھی تعلیمی پس منظر کے فرد کو بآسانی سکھا سکتے ہیں۔

1۔ القمر:17

[2]ڈاکٹر محمود احمد غازی رحمہ اللہ ایک اسلامی سکالر تھے اور دور جدید کے مسائل پر گہری نظر رکھنے والے تھے۔ متعدد کتابوں کے مصنف اور آپ وفاقی وزیر مذہبی امور، صدر اسلامی یونیورسٹی، ڈائیریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی، خطیب شاہ فیصل مسجد اور رکن اسلامہ نظریاتی کونسل بھی رہے۔

3۔ محاضرات قرآنی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، ص:43

7۔ تعلیمی ادارے سے مراد

تعلیمی اداروں کا اطلاق بنیادی طور پر دو طرح کے اداروں پر ہوتا ہے۔

1۔ عصری تعلیمی ادارے 2۔ دینی تعلیمی ادارے

تعلیمی اداروں کا اطلاق ان دونوں طرح کے اداروں پر ہوتا ہے تاہم مقالہ میں عصری تعلیمی اداروں کو زیرِ بحث لایا جائے گا۔ دینی اداروں کے قیام کا مقصد ہی لوگوں کو دینی تعلیمات سے آراستہ کرنا ہے اور دینی تعلیمات کا اصل مقصد ہی فہم قرآن ہے۔ دینی علوم کے سیکھنے سیکھانے کا یہ عمل نہ صرف مدارس کے طلباء بلکہ مساجد کے ذریعے عام عوام کو بھی قرآن فہمی کی تعلیم دیناضروری ہے۔ عمومی طور پر مسجد کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے مسجد فقط نماز پڑھنے کی جگہ ہے جبکہ اصل میں مساجد کا مصرف نماز کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور مسلمانوں کے دیگر معاشرتی امور کو سرانجام دینے کا مرکز بھی ہے۔ مسجدِ نبوی شریف میں نماز کے علاوہ دیگر مصالح بھی سرانجام دیئے جاتے تھے "مسجد (نبوی) صرف نماز کے لئے ہی نہیں تھی، مسجدِ نبوی ایک یونیورسٹی تھی۔ مسلمان وہاں اسلامی تعلیمات و ہدایات کا درس حاصل کرتے تھے"[1]۔ اور اسی فہم کو مدنظر رکھتے ہوئے بیسیوں علوم سے خود روشناس کرایا جاتا ہے تاکہ اصل مقصد کو بہترین انداز میں سمجھا جاسکے۔ باقی اس مقصد کے حصول میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے یہ ایک الگ موضوع ہے۔ اسی طرح مدارس کے اس تعلیمی نظام میں عصری علوم کی شمولیت یا دینی تعلیمات سے بحرور لوگوں کا عصری علوم کے حصول کی طرف آنا کس حد تک افادیت ہے یا ہو سکتا ہے یہ بھی ایک الگ اور مستقل موضوع ہے۔ جس سے خود راقم کی بھی خاصی دلچسپی ہے اور اس پر مختلف طالب علموں نے قلم کو جنبش دی ہے۔

---

[1]۔ الرحیق المختوم، مولانا صفی الرحمان مبارک پوری، ص 255

8۔ عصری تعلیمی ادارے بھی دو طرح کے اداروں پر مشتمل ہوتے ہیں:

1۔ نصابی تعلیمی ادارے 2۔ غیر نصابی تعلیمی ادارے

1۔ نصابی تعلیمی ادارے: اس سے مراد وہ تعلیمی ادارے ہیں جن میں طلباء کو ایک خاص نظام کے تحت ایک خاص قسم کی تعلیم دی جاتی ہے جو بنیادی طور پر چار قسم کے مراحل پر مشتمل ہے۔

1۔ پرائمری سطح: جس میں تمہیدی کلاس سے کلاس پنجم تک متعین نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔

2۔ سیکنڈری سطح: جس میں کلاس ششم سے دہم تک منظور شدہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے جس میں کلاس نہم اور دہم میں متعلقہ بورڈز کے منظور کردہ نصاب کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔

3۔ کالج سطح: اس سطح میں کلاس گیارہ اور بارہ کا شمار کیا جائے گا۔

4۔ یونیورسٹی سطح: جہاں مختلف شعبہ جات میں ایک خاص نظم اور نصاب کے مطابق تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جاتا ہے۔

2۔ غیر نصابی تعلیمی ادارے: ان اداروں میں مختصر وقت میں مختلف فنون سے طلباء کو آراستہ کیا جاتا ہے۔

اس مقالہ میں نصابی تعلیمی اداروں کے ذکر کردہ چاروں مراحل میں شامل کردہ قرآنی نصاب کی افادیت کو زیرِ بحث لایا جائے گا۔

9۔ تعلیمی ادارے اور فہمِ قرآن کی ضرورت

سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں سکول کی سطح پر ہمارے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں جو ماں کی گود کے بعد ایک بچے کے دوسرا مکتب ہوتا ہے جہاں قوم کے مستقبل نے نشوونما حاصل کرنی ہوتی ہے۔ جیسا مستقبل مقصود ہوتا ہے ویسے ہی بچے کی تربیت مقصود ہوتی ہے۔ ایک اسلامی ملک کے مسلمان باشندوں کے لیے یقیناایک بہترین اسلامی ماحول سے مزین مستقبل کا ہی تصور اپنایا جاسکتا ہے اور اس کا تصور قرآنی تعلیمات کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ ہمارے بچوں کو روز بروز ان اسلامی و قرآنی تعلیمات سے دور تر کیا جارہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے یہ بچے اسلام سے نابلد رہ جاتا ہے۔

ہمارے بچوں کی اسلام سے دوری کو خاص منصوبہ بندی سمجھیں یا محض اتفاق مگر یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایک غیر محسوس انداز میں ہمارے نسلوں کو قرآن فہمی یعنی دینی تعلیمات سے دور کر دیا گیا جو تعلیمات ہمیں زندگی کے ہر لمحہ پر راہنمائی میسر کرتی ہے۔ قرآن فہمی موجودہ تعلیمی اداروں میں بہت کم ایسے ادارے ہیں جو بچوں کو قرآن فہمی کی صورت میں فہم دین کا تصور دیتی ہے جبکہ مجموعی لحاظ سے رسمی طور پر ناظرہ قرآن یا بورڈ امتحانات میں پیپر کی حد تک چند آیات کا ترجمہ پڑھا دیا جاتا ہے۔ اور بعد کی زندگیوں میں معاشی مشکلات جیسے مشکلات کی وجہ سے انسان کی زندگی ایک مسلسل بھاگ دوڑ کا نام بن جاتی ہے اور ساری عمر قرآنی تعلیمات سے آراستہ ہونے کا موقع میسر نہیں آتا۔

10- قرآن فہمی کو تعلیمی اداروں میں پورا کرنے کی ضرورت:

قرآن فہمی کا آغاز سب سے پہلے سکولز کی سطح پر شروع کرنا ضروری ہوتا ہے جسے آگے یونیورسٹیوں اور پھر سرکاری اداروں تک وسیع کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن فہمی کے اس عمل کو طلباء، اساتذہ، والدین اور سرکاری ملازمین کی حد تک وسیع کرنے کی صورت میں ہی اس سے بہتر فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے لیے ان تمام سطحوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

1۔ سکول و کالج کی سطح پر: سکول کی ابتدائی کلاسوں سے ہی اسکی شروعات ہو جانی چاہی اور یہ ابتداء ابتدائی کلاس سے کلاس دوم تک قاعدہ و تجوید پر محنت کی جانی چاہیے اور اگلے تین سال یعنی کلاس سوئم سے کلاس پنجم تک ناظرہ اور ذخیرہ الفاظِ قرآن سکھائیں جائیں۔ یہ پہلے دو مرحلے اس لیے بھی ضروری ہیں کہ قرآن کے فہم سے پہلے خود اس کلام کو کس انداز میں پڑھا جائے یہ سیکھنا بھی ضروری ہے اور یہ بات خود قرآن کے فہم سے معلوم ہوئی۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾[1]

((اور قرآن کی تلاوت اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔))

اور اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ:

﴿وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا﴾[2]

((اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھوایا ہے))

اسی طرح چھٹی کلاس سے بارہویں کلاس تک قرآن کا ترجمہ اور کچھ مختصر اور ضروری تفسیر پڑھائی جائے اور ان سات سالوں میں قرآن پاک کا ترجمہ مع مختصر تفسیر کے ساتھ ایک نجی ادارے[3] کا نصاب نظر سے گزرا جو خاص سکول کالجز کے لیا مرتب کیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ تمام مکاتبِ فکر کے ہاں مسلم بھی ہے۔

---

[1]۔ المزمل:4

[2] الفرقان:32

[3] دی علم فاونڈیشن، کراچی

2۔ یونیورسٹی سطح پر: اب جب بچے نے کالج سے فارغ ہوتے ہی تجوید، ناظرہ اور ترجمہ سیکھ لیا ہے اب یونیورسٹی سطح پر اسی طالب علم کو مختص مقامات کی تفسیر پڑھانا اور طلباء کو ان سے متعلقہ یعنی موجودہ اور آئندہ پیش آنے والے مسائل کے متعلق تفسیری مقامات اور طالبات کو ان کا زندگی سے متعلقہ تفسیری مقامات کو نصاب کا حصہ بنا کر پڑھایا جانا بے حد ضروری ہے۔

3۔ اساتذہ، والدین اور سرکاری ملازمین کی سطح پر: طلباء کے لیے سکول، کالج اور یونیورسٹی سطح پر قرآنی تعلیمات سے روشناس کرانے کے بعد ان کو ایک بہترین ماحول میں پرونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ارد گرد کے ماحول کو بھی ویسا ہی بنایا جائے۔ اساتذہ کے لیے قرآن فہمی اور تربیتی کورسز کا انعقاد ہو اور اس سلسلہ میں قرآن فہمی کا ایک سلسلہ برائے معلیمین اسلام آباد کے ایک ادارے[1] نے مرتب کیا جو کافی کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اسی طرح اساتذہ کی تربیت کے حوالے سے اسلام آباد کے ایک جامعہ[2] کا قابل تحسین اقدام نظر سے گزرا ہے جس میں بالخصوص جامعہ ہذا اور بالعموم دیگر جامعات کے اساتذہ کے لیے یہ کورس مرتب کیا گیا ہے۔

11۔ قرآن فہمی اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشیں

1973 کے آئین میں:

قرآن فہمی کے متعلق آئین پاکستان کے آرٹیکل 31 میں انتہائی واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ ایسے اقدامات کئے جائیں جس سے پاکستان کے مسلمان کو اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنا میسر ہو اور

---

[1] معہد اللغۃ العربیہ، اسلام آباد /http://muallim-ul-quran.com

[2] رفاء یونیورسٹی، اسلام آباد

ایسی سہولیات دی جائیں کہ جس سے زندگی کے مقصد کو قرآن پاک اور سنت کے مطابق سمجھ سکے۔ اسی طرح یہ بات بھی لکھی گئی کہ قرآنی تعلیمات کو لازمی بنایا جائے۔

آئین کامتعلقہ آرٹیکل:

((Constitution of Pakistan 1973[1] Article 31.))

(1) Steps shall be taken to enable the Muslim of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concept of Islam and to provide facilities whereby they may be enable to understand the meaning of life according to Holy Quran and Sunnah.

(2) The state shall endeavour, as respects the Muslims of Pakistan,

(A)-To make the teaching of the Holy Quran and Islamiat Compulsory, to encourage and facilitate the learning of Arabic language and to secure correct and exact printing and publishing of the Holy Quran:

(B)- To promote unity and its observance of the Islamic moral standards: and

(C)- To secure the proper organization of zakat (Ushr) auqaf and mosques.

[1]. https://na.gov.pk/uploads/documents/1549886415_632.pdf

(آئین پاکستان کے آرٹیکل 31 میں یہ بات لکھی ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور بنیادی تصورات کے مطابق ترتیب دے سکیں اور ایسی سہولیات فراہم کریں جس سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کے مفہوم کو سمجھنے کے قابل ہو سکیں۔ ریاست پاکستان کے مسلمانوں کے لیے قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینے، عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی اور سہولت فراہم کرنے اور قرآن پاک کی صحیح اور درست طباعت اور اشاعت کو محفوظ بنانے کی کوشش کرے گی۔ اتحاد کو فروغ دینا اور اسلامی اخلاقی معیارات پر عمل کرنا: اور زکوٰۃ (عشر) او قاف اور مساجد کی مناسب تنظیم کو محفوظ بنانا۔)

یکساں قومی نصاب:

اسلامیات کے نصاب کے لیے 2019 میں حکومتی سطح پر ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا مقصد 2006 کی قائم کردہ کمیٹی کے نصاب پر نظرِ ثانی کرنا تھا۔ اسی مناسبت سے اس کمیٹی کا نام "نظرِ ثانی کمیٹی 2019 "رکھا گیا۔ اس کمیٹی نے 2006 کے بنائے گئے نصاب کا تحقیقی جائزہ لینے کے بعد نصاب میں حتیٰ الامکان مزید بہتری لانے کی سعی کی ہے۔ پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک کے نصاب کا پہلا مسودہ تیار کیا اور تمام صوبوں اور علاقوں میں بھیجا گیا جہاں علاقائی کمیٹیوں نے اس مسودے پر نظر ثانی کی اور اپنی سفارشات وفاقی وزیرِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت کو بھیج دیا۔ اسلام آباد میں تمام صوبوں، علاقوں، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ اینڈ گیریزن) اور اتحاد تعلیمات المدارس جو کے تمام مکاتبِ فکر کا مشترکہ تعلیمی بورڈ ہے کے نمائندہ علمائے کرام، محققین اور ماہرین کے چار روزہ اجلاس میں یہ نصاب برائے جماعت اول تا پنجم تکمیل تک پہنچا۔

نصابِ اسلامیات کی نظر ثانی نصاب میں دو اجزاء کا اضافہ کیا گیا تاکہ طلبہ کو ترغیب دی جاسکے۔ جن میں "حسنِ معاملات و حسنِ معاشرت" اور "اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے" شامل ہیں۔

نصاب کی تیاری میں اجزاء، معیارات، حدودِ تدریج، حاصلاتِ تعلم اور خصوصی اور خصوصی طور پر عملی سرگرمیوں کو باقاعدہ طور پر شامل کر دیا گیا ہے جس سے تخلیقی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی اور روزمرہ زندگیوں میں اسلام کے عملی اطلاق کو فروغ حاصل ہو گا۔

یکساں قومی نصاب برائے اسلامیات میں سیرت طیبہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عنوان سے مستقل موضوع شامل ہے سیرت نبوی کے یہ عملی پہلو بچوں کی عمر اور ذہنی استعداد کے مطابق شامل کئے گئے ہیں جو نسل نو کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوں گے۔ یہ نہ صرف ان کی ذاتی زندگیوں بلکہ وطنِ عزیز میں اجتماعی طور پر بھی بہتری کا سبب بنیں گے۔

اسلامیات کے یکساں قومی نصاب برائے جماعت اول تا پنجم کی طرح موجودہ نصاب برائے ششم تا ہشتم میں بھی طلباء کے سیکھنے کے عمل کے امکانات کو بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طلبہ اسلامیات کو صرف مضمون کے طور پر نہ پڑھیں بلکہ اس میں دی گئی تعلیمات کو اپنی روزمرہ زندگی میں شاملِ عمل کر سکیں اور ایک اچھا مسلمان بن سکیں۔ نظرِ ثانی کمیٹی برائے اسلامیات نے نصاب کے تدریسی مواد کے اطلاق کو عام فہم اور آسان زبان میں متعارف کروانے کی تجویز دی ہے۔ اور اساتذہ اور مصنفین کے لیے باقاعدہ کچھ ہدایات دی گئی جن پر عمل کرنے سے بہتر نتائج کی امید کی جا سکتی ہے۔

مقاصد تدریس اسلامیات (اول تا دوازدہم):

یکساں نصاب اسلامیات کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

ا۔ اس بات پر پختہ ایمان اور یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ صرف وہی خالق مالک رازق اور حاکم ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

2۔ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لا سکیں اور عقیدہ ختم نبوت پر پختہ یقین رکھیں نیز ان پر نازل کردہ آسمانی کتب پر ایمان لائیں اور قرآن مجید کو آخری الہامی کتاب مانیں اور اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں پر پورے یقین اور صدق دل سے ایمان لا سکیں۔

3۔ اس بات پر ایمان لائیں کہ یہ دنیا فانی ہے، قیامت ضرور آئے گی اس یقین کے ساتھ آخرت کی بہترین تیاری کر سکیں۔

4۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت رکھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت اور اسوہ حسنہ کی اتباع کریں اور معاشرے میں اسلامی اقدار و تعلیمات کے احیاء کا فریضہ سر انجام دیں۔

5۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت اور اس کے آداب سے واقف ہوں۔ قرآن مجید کی تجوید، رموز او قاف، درست تلفظ اور روانی کے ساتھ تلاوت کر سکیں اور اس کا مفہوم سمجھیں۔ ذوق و شوق اور خشیت و اخلاص کے ساتھ قرآنی تعلیمات کی پیروی کر سکیں۔

6۔ عبادات کی اصل روح اور ان کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور خشوع و خضوع سے ان کی ادائیگی کر سکیں۔

7۔ معاشرتی زندگی میں آداب معاشرت، حسن اخلاق و معاملات اور حقوق و فرائض سے متعلق اسلامی تعلیمات کی اہمیت سے واقف ہوں اور ان کے فوائد و برکات سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھال سکیں۔

8۔ اپنے وطن سے محبت، قومی یکجہتی و سلامتی، نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور دفاع وطن کے لیے جد وجہد کر سکیں۔

9۔ روز مرہ زندگی میں اخلاق حسنہ مثل خدمت خلق، اخوت و مساوات، تحمل و بردباری، نظم وضبط، سچائی، حیا، ایفائے عہد، عفو و در گزر کو اپنا نگیں اور اخلاق رذیلہ مثلاً فضول خرچی، غرور و تکبر، نمود و نمائش اور ریاکاری وغیرہ کی تمام صورتوں سے اجتناب کر سکیں۔

10۔ لسانی، علاقائی، صوبائی، مذہبی، مسلکی، گروہی تعصب اور فرقہ وارانہ سوچ سے بالاتر ہو کر ملی اتحاد قائم کر سکیں۔

11۔ رواداری، برداشت اور صبر و تحمل کے جذبے سے سرشار ہو کر قومی یکجہتی قائم کریں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کا لحاظ کر سکیں نیز دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے حقوق کا بھی خیال رکھ سکیں۔

12۔ ملکی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو کر ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا سکیں۔

13۔ انبیاء کرام علیھم السلام، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین، مشاہیر اسلام اور صوفیائے کرام کی دینی خدمات اور کردار سے آگاہ ہو سکیں اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

14۔ مسلمانوں کے تابناک ماضی پر فخر کر سکیں اور عظیم مسلمان شخصیات کو اپنے لیے مشعل راہ بنا سکیں۔

15۔ اس بات پر پختہ یقین کریں کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لیے رہنمائی ہے۔ اس لیے دینی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے انھیں عملی طور پر اپنا سکیں۔

16۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جدید علوم اور ٹیکنالوجی سے استفادہ کریں۔ جدید آلات اور ذرائع مواصلات کا مثبت اور موزوں استعمال کر سکیں۔

17۔ علم کی اہمیت کو رکھتے ہوئے تحقیق، غور و فکر تدبر اور پرکھنے کا جذبہ بیدار کر سکیں۔ عہد حاضر کے لئے نئے رجحانات کو اسلامی نقطہ نظر سے سمجھ سکیں اور اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔

18۔ نظریہ پاکستان کی حقیقی روح کو قرآن و سنت کی روشنی میں سمجھتے ہوئے مملکت پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے میں فعال کردار ادا کر سکیں۔

19۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی ذہنی اور جسمانی صحت کا خیال رکھ سکیں۔

20۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں قدرتی اور فطری ماحول کے تحفظ اور فوائد کو سمجھتے ہوئے صفائی، شجر کاری اور پانی بچاؤ مہم جیسی سرگرمیوں میں پر جوش حصہ لے سکیں۔

21۔ اسلامی اقدار وروایات سے متصادم اور ثقافتی یلغار سے متاثر ہوئے بغیر قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق انفرادی، خاندانی اور معاشرتی زندگی استوار کر سکیں۔

22۔ مسلم شناخت کو اپنے ظاہری اعمال، کردار اور رویوں میں اختیار کر سکیں اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں۔

اسلامیات کا یہ نصاب ترتیب کے لحاظ سے پہلی سے بارہویں جماعت تک ہے۔ یہ نصاب طلبہ کی طبعی عمر اور ذہنی سطح سے مطابقت اور علمی، سماجی اور مذہبی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس نصاب میں استعمال ہونے والی کچھ اصطلاحات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

اجزاء:

یکساں قومی نصابِ اسلامیات (پہلی سے بارہویں جماعت تک) سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ قرآن مجید، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
2۔ ایمانیات وعبادات
3۔ سیرت طیبہ
4۔ اخلاق وآداب
5۔ حسنِ معاملات ومعاشرت
6۔ ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام
7۔ اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

معیارات:

یکساں قومی نصاب اسلامیات (پہلی سے بارہویں جماعت تک) سات اجزا پر مشتمل ہے۔ ہر جز کے الگ الگ معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ معیار سے مراد وہ علم، مہارتیں اور رویوں کے بارے میں ہماری توقعات ہیں جو طلبہ اسکول کے بارہ سالوں میں جانیں گے، مہارت حاصل کریں گے اور وہ ان سے اپنے رویوں میں مثبت تبدیلی لائیں گے۔

حدودوترویج:

نصابِ اسلامیات (پہلی سے بارہویں جماعت تک) کو پانچ حدِ تدریج میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حدِ تدریج، معیارات کے حصول کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ جن سے مراد وہ علم، مہارتیں اور رویوں کے بارے میں ہماری توقعات ہیں جو طلباء مقرر کردہ پانچ حدِ تدریج میں جانیں گے، مہارت حاصل کریں گے اور وہ ان سے اپنے رویوں میں مثبت تبدیلی لائیں گے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

حدِ تدریج	جماعتیں
پہلا	پہلی اور دوسری جماعت
دوسرا	تیسری تا پانچویں جماعت
تیسرا	چھٹی تا آٹھویں جماعت
چوتھا	نویں اور دسویں جماعت
پانچواں	گیارہویں اور بارہویں جماعت

حاصلاتِ تعلم:

نصاب اسلامیات کو پانچ حد تدریج میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حدِ تدریج کے حصول کے لیے ہر جماعت، باب یا عنوان کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں جن سے مراد وہ علم، مہارتیں اور رویوں کے بارے میں ہمارے حاصلات کے متوقع نتائج ہیں جو طلبہ کسی خاص باب یا عنوان میں جانیں گے، مہارت حاصل کریں گے اور ان رویوں میں مثبت تبدیلی لائیں گے۔

مجوزہ سرگرمیاں:

نصاب اسلامیات کے معیارات حد تدریج اور حاصلات تعلیم کے بہتر حصول کے لیے ہر جماعت، باب یا عنوان کے لیے حاصلاتِ تعلم مقرر کیے گئے ہیں۔ ان حاصلاتِ تعلم میں وقوفی، مہارتی اور رویہ جاتی پہلوؤں کے حصول کے لیے سیلیبس میں مجوزہ سرگرمیاں بھی شامل کی گئی ہیں۔

ناظرہ قرآن مجید:

لازمی تعلیمِ قرآن پاک ایکٹ 2017 کے مطابق پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک ناظرہ قرآن پاک پڑھانا لازمی ہے۔ چنانچہ پہلی سے پانچویں جماعت تک قرآنی قاعدہ اور تیس پارے شامل کئے گئے ہیں۔ تفصیل ذیل ہے:

1۔ جماعت اول میں قرآنی قاعدہ مع آخری چار سورتیں۔

2۔جماعت دوم میں پہلا اور دوسرا پارہ شاملِ نصاب ہے۔

3۔جماعت سوم کا نصاب پارہ تین سے پارہ آٹھ ہے۔

4۔جماعت چہارم میں نواں تا آٹھارواں پارہ نصآب کا حصہ ہے۔

5۔جماعت پنجم کا نصاب انیسواں پارہ تا تیسواں پارہ ہے۔

ناظرہ قرآن کے لیے حدِّ تدریج یہ رکھی گئی ہیں:

کلاس اول اور دوم:

قرآن مجید کی درست تجوید کے بنیادی اصول (مخارج اور رموزِ او قاف کا خیال رکھتے ہوئے) قرآنی قاعدہ کی مدد سے سیکھ سکیں۔

قرآن مجید کی آخری دس سورتوں کی تلاوت کر سکیں۔

قرآن مجید کے پہلے دو پارے درست تجوید اور رموزِ او قاف کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔

کلاس سوم تا پنجم:

قرآن مجید کی درست تجوید کے ساتھ کے ساتھ (مخارج اور رموزِ او قاف کا خیال رکھتے ہوئے) تلاوت کرنے کی اہلیت پیدا کر سکیں۔

قرآن مجید کے تیسرے پارے سے لے کر تیسویں پارے تک قرآن مجید درست تجوید اور رموزِ او قاف کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔

قرآن مجید کی آخری دس سورتیں حفظ کر کے نماز اور نماز کے علاوہ پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

مجوزہ سرگرمیاں:

ان ابتدائی کلاسوں میں بچوں کی بہتر گرپ کے لیے ان سرگرمیوں کو جاری رکھا جائے:

طلبہ کی قرات کی درستی کے لیے کسی معروف قاری کی آواز میں قرات سنائی جائے۔
مقابلہ حسنِ قرات کروایا جائے اور بہترین قرات کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

نصابی کتب کے مصنفین کے لیے ہدایات:

1۔ علومِ اسلامیہ کے موضوع پر ترتیب پانے والی تمام درسی کتب کا مواد قرآن وحدیث کی روشنی میں شامل کیا جائے اور ایسا کوئی تصور، نظریہ اور فکر شامل نہ کی جائے جو قرآن و سنت سے متصادم ہو۔

2۔ تمام اسلامی تعلیمات قرآن مجید، سنتِ نبوی، فقہ اسلامی، علم الکلام، اخلاق و آداب اور تاریخ اسلام سے حسبِ ترتیب اور حسبِ ضرورت استفادہ کیا جائے۔

3۔ درسی کتب ترتیب دیتے وقت مقامی و علاقائی روایات، آراء اور رجحانات داخل کرنے سے ہر ممکن اجتناب برتا جائے۔

4۔ درسی کتب ترتیب دیتے وقت مظاہر قدرت سے بھرپور استفادہ کیا جائے اور طلبہ کو اسلامی عقائد، تصورات اور موضوعات مظاہر قدرت سے مثالیں دیں۔

5۔ درسی کتب ترتیب دیتے وقت کائناتی حقائق اور فنی سائنسی امور میں اسلام کی صداقت اور حقانیت کو اجاگر کیا جائے تاکہ اسلام کی دیگر یاان کے مقابلے کی برتری اور تفوق اجاگر ہو۔

6۔ درسی کتب کو مرتب کرتے وقت اخلاق و آداب، کردار سازی اور حسنِ معاشرت کے پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے تاکہ قرآن و سنت پر مبنی اسلامی تعلیمات طلبہ کے ذہنوں پر منقش ہوں اور طلبہ کو تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب حاصل ہو۔

7۔ علومِ اسلامیہ کی درسی کتب میں بہت سی محترم اور مقدس شخصیات کا ذکر آتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ان محترم شخصیات کے ناموں کی نہ صرف املاء درست ہو بلکہ ان کے اسمائے گرامی کے ساتھ تعظیمی اور تکریمی عبارات بھی شامل ہوں مثلاً خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم لکھا جائے۔

8۔ درسی کتب میں درج ذیل تکریمی الفاظ کو ملحوظ رکھا جائے:

خالقِ کائنات کے لیے **اللہ تعالیٰ**

مکہ کی جگہ مکہ مکرمہ

مدینہ کی جگہ مدینہ منورہ

قرآن کی جگہ قرآن مجید

دیگر آسمانی کتابوں کے ساتھ مقدس لکھا جائے۔

9۔ علومِ اسلامیہ کی درسی کتب میں قرآن و حدیث کے عربی زبان کے اقتباسات درست نقل کئے جائیں اور حوالہ دئے جائیں۔ مثال کے طور پر (البقرہ:31)، صحیح البخاری، کتاب الفتن وغیرہ۔

10۔ درسی کتب مرتب کرتے وقت کتاب کے ہر سبق کت آخر میں طلبہ کو ایسا پیغام دیا جائے کی وہ ان کی عملہ زندگی میں کام آسکیں۔

11۔ ایسی اسلامی معلومات اور تعلیمات شامل کئے جائیں جو طلبہ کی ذہنی تربیت کر سکیں۔ انہیں تزکیہ نفس اور کردار سازی کی ترغیب دے سکیں۔

12۔ تمام مواد کی تحریر سادہ، آسان الفاظ پر مشتمل اور عام فہم ہو، الفاظ و اصطلاحات کی املاء درست ہو اور تمام مواد معیاری ہو۔

13۔ عنوانات اور ذیلی عنوانات مناسب جلی الفاظ میں تحریر ہوں۔

14۔ موضوعات کو مختصر اور مناسب پیراگراف میں تقسیم کیا جائے جو اپنا مکمل اور واضح تصور رکھتے ہوں۔
درسی کتب مرتب کرتے ہوئے مصنفین مختلف اسباق میں موضوعات کی مناسبت سے متعلقہ مستند احادیثِ مبارکہ اس انداز میں شامل کریں کہ جماعت پنجم تک پینتالیس احادیثِ مبارکہ شامل ہو جائیں۔

15۔ سبق میں دی جانے والی تعلیمات اور معلومات کا موجودہ دور کے حالات ربط ہو تا کہ طلبہ آج کے دور میں ایک مفید فرد بن سکیں۔

16۔ درسی کتب مرتب کرتے ہوئے فاضل مصنفین کتاب ان حدود میں رہ کر مکمل کرنے کی کوشش کریں کہ جماعت اول سے جماعت پنجم تک 50 صفحات سے 100 تک صفحات پر مشتمل ہو۔

17۔ ہر سبق کے شروع میں حاصلاتِ تعلم درج کریں تا کہ اساتذہ ان کے تحت طلبہ کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔

18۔ ہر سبق کے آخر میں طلباء کے لیے سرگرمیوں اور اساتذہ کے لیے ہدایات کا اضافہ کیا جائے کیونکہ بعض اسباق کے مقاصد کی تکمیل سرگرمیوں کے ذریعے کی جاتی ہے۔

19۔ درسی کتب میں ہر سبق کے آخر میں نئے الفاظ اور اصطلاحات کے معنی شامل کئے جائیں۔

20۔ سیرت و اسلامی تاریخ کے واقعات میں انسانوں کی تصاویر سے گریز کریں بلکہ مظاہرِ قدرت، مظاہر فطرت، مساجد اور مدارس کی تصاویر اور نقشہ جات سے کتب کو مزین کیا جائے۔

21۔ درسی کتب میں جمیل نوری نستعلیق فانٹ استعمال کیا جائے اور پرائمری جماعت کی کتب کے لیے مناسب فانٹ سائز رکھا جائے۔

22۔ ہر کتب قومی نصاب کے عین مطابق ترتیب دیا جائے۔

23۔ مصنفین کا مختصر تعارف کتاب کے آخر میں شامل کیا جائے۔

ترجمہ قرآن مجید:

حکومت پاکستان کے لازمی تدریس قران ایکٹ ۲۰۱۷ کے مطابق جماعت ششم تا دوازدہم قرآن پاک کا ترجمہ پڑھایا جانا لازمی ہے۔ اس سلسلے میں ششم تا دہم مکی سورتوں کا ترجمہ اور گیارہویں اور بارھویں جماعت میں مدنی سورتوں کا ترجمہ پڑھایا جائے گا۔

حاصلاتِ تعلم کلاس ششم:

- ترجمہ قرآن مجید میں شامل سورتوں کا مفہوم۔
- ان سورتوں میں بیان کردہ تعلیمات پر عمل۔
- سورۃ الھمزہ، سورۃ العصر، سورۃ التکاثر، سورۃ القارعۃ، سورۃ العادیات، سورۃ الزلزال کو درست تجوید کے ساتھ حفظ کرنا۔
- سورت الاعراف، سورت نوح حفظ کر سکیں۔
- مجوزہ سرگرمیوں میں طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے مطالعہ قرآن مجید میں پڑھی گئی سورتوں کے اہم نکات کی فہرست بنوائیں اور مقابلہ حسن قرات کروا کر بہترین قاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

حاصلاتِ تعلم کلاس ہفتم:

- ترجمہ قرآن مجید میں شامل سورتوں کا مفہوم۔
- ان سورتوں کا پس منظر اور ان میں بیان کردہ تعلیمات پر عمل۔
- سورۃ البینہ، سورۃ القدر، سورۃ العلق، سورۃ التین کو درست تجوید کے ساتھ حفظ کرنا۔
- مجوزہ سرگرمیوں میں طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے مطالعہ قرآن مجید میں پڑھی گئی سورتوں کے اہم نکات کی فہرست بنوائیں اور مقابلہ حسن قرات کروا کر بہترین قاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

حاصلاتِ تعلم کلاس ہشتم:

- ترجمہ قرآن مجید میں شامل سورتوں کا مفہوم۔
- ان سورتوں کا پس منظر اور ان میں بیان کردہ تعلیمات پر عمل۔
- سورۃ الانشراح، سورۃ القدر، سورۃ الضحیٰ، سورۃ اللیل، سورۃ الشمس کو درست تجوید کے ساتھ حفظ کرنا۔

مجوزہ سرگرمیوں میں طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے مطالعہ قرآن مجید میں پڑھی گئی سورتوں کے اہم نکات کی فہرست بنوائیں اور مقابلہ حسن قرات کروا کر بہترین قاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

یکساں نصاب تعلیم مرتب کرنے کے لیے بنائی گئی کمیٹی محمد رفیق طاہر، جوائینٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر، قومی نصاب کونسل، وزارتِ وفاقی تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت اسلام آباد، کے زیرِ نگرانی تھی۔

باب دوم

وفاقی تعلیمی اداروں کے ثانوی سطح تک قرآن فہمی کے نصاب کا تعارف، اسلوب اور جائزہ

فصل اول: وفاق کے پرائمری سطح کے تعلیمی اداروں میں رائج نصابِ فہمِ قرآن کا جائزہ

فصل ثانی: وفاق کے مڈل سطح کے نصابِ فہمِ قرآن کا تجزیہ

فصل ثالث: ثانوی سطح کے وفاقی تعلیمی اداروں کے نصابِ فہمِ قرآن کے اسلوب کا احاطہ

فصل اول

وفاق کے پرائمری سطح کے تعلیمی اداروں میں رائج نصابِ فہمِ قرآن کا جائزہ

فصل اول

وفاق کے پرائمری سطح کے تعلیمی اداروں میں رائج نصابِ فہمِ قرآن کا جائزہ

قرآن فہمی کے لیے رائج نصاب کا جائزہ لینے کے لیے تعلیمی ادارے کو بنیادی طور پر دو سطح سکول و کالج اور یونیورسٹی سطح میں تقسیم کر کے دو الگ الگ ابواب میں بیان کیا گیا۔ باب دوم میں:

- سکول اور کالج سطح کے نصاب کا ذکر کیا گیا ہے۔
- سکول اور کالج کو مزید تین سطحوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- تینوں سطحوں (پرائمری، مڈل اور ثانوی) کو الگ الگ تین فصول میں ذکر کیا گیا ہے۔
- متعدد سکول کالجز کے نصاب کو دیکھنے کے بعد سمجھنے میں آسانی کے لیے مشترکہ نصاب کو اخذ کر کے دو مشہور اداروں بحریہ سکول، کالجز اور دارالارقم سکول کالجز کو سامنے رکھا گیا ہے۔

1۔ پرائمری سطح کی ضرورت:

پرائمری سطح کے سکول کا اطلاق پلے گروپ سے کلاس پنجم تک ہوتا ہے جس میں عموماً بچوں کی عمریں 4 سال سے لے کر 11 سال تک ہوتی ہے۔

اس عمر کے بچوں کو سیکھنے کے لیے قرآن کے تجوید میں بہتری کے حوالے سے زیادہ اہمیت ہوتی ہے جو آسانی سے ممکن بھی ہوتا ہے۔ اس سطح پر تلفظ کی درستگی آسانی سے ممکن بھی ہوتی ہے اور اس عمر میں سیکھا گیا علم تادیر ذہن نشین بھی رہتا ہے۔ چونکہ قرآن کے سیکھنے کے لیے اول مرحلہ بھی تجوید کی درستگی ہے لہذا اول عمر میں اول مرحلہ کی تکمیل کی مناسبت بھی اسی سے ہے۔

پرائمری سطح کے بچوں کے والدین کی ایک سب سے بڑی پریشانی بھی یہی ہوتی کی اس کم عمری میں بچے کی کو قرآن کے تجوید کی درست تعلیم کیسے اور کہاں دی جائے، ایسے میں اگر ادارے کی سطح پر ایک منظم انداز میں یہ امر سرانجام دیا جائے تو یقیناً مفید بھی رہے گا اور والدین کے لیے سہولت بھی۔

2۔ پرائمری سطح پر قرآن فہمی کا نصاب:

اس مقالہ میں دو منتخب کردہ اداروں؛ بحریہ سکول و کالجز اور دارالارقم سکول و کالجز کو منتخب کیا گیا ہے اور ان کی ابتدائی کلاس سے کلاس پنجم تک ابتدائی تجوید میں بہتری اور ناظرہ قرآن میں بہتری پر زور دیا جاتا ہے۔ ان دونوں سکولز نے ابتدائی کلاس سے کلاس پنجم تک ایک مشترک جبکہ ایک الگ کتاب کا انتخاب کیا ہے۔ بحریہ سکول کالجز نے کلاس پریپ سے کلاس دوم تک تجوید اور ناظرہ میں بہتری کے لیے جس کتاب کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے وہ "قرآن پڑھیں آسان تجوید کے ساتھ" کے نام سے ہے جو کہ کریکٹر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے مرتب کردہ ہیں۔ جبکہ کلاس سوم سے پنجم تک معلم القرآن کی اول تین یونٹس کو شامل کیا ہے۔ دوسری جانب دارالارقم سکولز نے صرف قرآن پڑھیں کو شامل نصاب کیا ہے۔

3۔ قرآن پڑھیں اور کریکٹر ایجوکیشن فاؤنڈیشن :

کتاب اور اس میں موجود نصاب کو سمجھنے سے پہلے اس کتاب کے مرتب کردہ ادارے اور اسکے اغراض و مقاصد کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

1۔ ادارے کا تعارف:

کریکٹر ایجوکیشن فاؤنڈیشن، کی بنیاد جنوری 2016 میں اس مقصد کے ساتھ وجود میں آیا کہ معیاری تعلیم، خاص کر قرآنی تعلیمات اور کردار کی تعلیم مختلف سکولوں، کالجوں، تعلیمی اداروں اور تنظیموں کے لیے ملک

بھر میں مہیا کرنا۔ یہ ایک بڑے اور غیر منافع بخش ادارے کے طور پر سامنے آیا جس میں نصاب کا مرتب کرنا، قرآن کی تعلیمات اور کردار سازی جس اہم امور پر کام کیا جاتا ہے۔[1]

اس ادارے میں بنیادی طور میں دو طرح کے پروگرام پر کام کیا جاتا ہے، ایک سکول پروگرام اور دوسرا بڑوں کے لیے مختصر کورسوں کا مرتب کرنا۔ زیرِ نظر مقالہ میں صرف سکول سطح کے پروگرام کو ذکر کیا جائے گا۔

2۔ کتاب کا تعارف:

"قرآن پڑھیں آسان تجوید کے ساتھ" کے نام سے کل چار کتابیں مرتب کی گئی ہیں۔ ہر ایک کتاب کے نصاب کو ترتیب وار بیان کیا جائے گا۔

1۔ **"قرآن پڑھیں ابتدائیہ"** یہ کے جی / پریپ میں پڑھائی جاتی ہے اور یہ اس سلسلے کی پہلی کتاب ہے۔ جس کی نمایاں خصوصیات ہیں:

- حروف کے مخارج کے لحاظ سے گروپ بنائے گئے ہیں جسے صوتی ترتیب کا نام دیا گیا ہے۔ مثلاً م کے بعد ب اور پھر و کو ذکر کیا گیا ہے، یہ حروف ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں ایک ہی مخرج کے حروف کو ایک ساتھ ذکر کرنے سے اس کی ادائیگی اور بچوں کے لیے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔
- بچوں کو حروف کی ابتدائی آواز (زبر کے ساتھ) عربی الفاظ کی ابتدائی آواز کی مدد سے شناخت کروائی گئی ہے۔
- حروف کی آوازیں مخرج کی مدد سے سکھائی گئی ہیں۔

---

[1]۔ https://www.cef.org.pk/about/

- حرف کی شکل، نام اور آواز کے تصور کو واضح کیا گیا ہے۔
- بچوں کی ذہنی سطح کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے "آسان سے مشکل" کے اصول کو استعمال کیا گیا ہے۔
- بچوں کی دلچسپی کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے رنگ دار تصاویر اور آئی کونز استعمال کئے گئے ہیں۔
- ایسے حروف پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، جن کی آواز کی ادائیگی کرتے وقت بچے عموماً غلطی کرتے ہیں۔ ایسے حروف کو سبز اور سرخ رنگ کے پھول میں دکھایا گیا ہے تاکہ اساتذہ کرام خصوصی توجہ دے سکیں۔
- ہر سبق کے ساتھ آسان اور دلچسپ سرگرمیاں دی گئی ہیں۔
- ہر سبق کے ساتھ مقاصد لکھے گئے ہیں تاکہ دورانِ تدریس ہدف واضح رہے۔
- حروف تہجی پر ایک نظم بنائی گئی ہے جس کی یہ خصوصیات ہیں:

1۔ بچوں کو حروف کے مخارج اور ان کی صفات دلچسپ انداز میں سکھائے گئے ہیں۔

2۔ عربی کے تمام حروفِ تہجی ہاتھ، انگلیوں کے پوروں کی مدد سے سکھانے کا طریقہ متعارف کیا گیا ہے۔

3۔ مخارج لے لحاظ سے حروف کی ترتیب رکھی گئی ہے۔

4۔ اشاروں کے ذریعے سے پڑھائی جاتی ہے تاکہ موثر تدریس ممکن ہو۔

- اساتذہ کرام کی مدد کے لئے نکتہ ہائے تدریس دیے گئے ہیں تاکہ مؤثر تدریس ہو سکے۔

2۔ "**قرآن پڑھیں اول**" یہ جماعت اول کے لیے مرتب کی گئی ہے اور یہ اس سلسلے کی دوسری کتاب ہے۔ جس کی بنیادی خصوصیات کتاب ابتدائیہ کے ساتھ مشترک ہیں تاہم چند اضافی خصوصیات درجہ ذیل ہیں:

- پچھلی کلاس میں بچے حروف کی آوازیں سیکھ جائیں گے جبکہ اس کلاس میں بچوں کو اعادہ کے لیے حروف کی آوازیں اور مخارج کی شناخت کی مشق کروائی جائے گی تاکہ بچے اچھی طرح حروف کی ادائیگی سیکھ لیں۔ اس میں جماعت اول میں نئے آنے والے طلباء کی رعایت بھی رکھی گئی ہے۔
- حرکات اور علامات کو آسان انداز سے سکھایا گیا ہے، اصلاحات کے بجائے تصور پر زور دیا گیا ہے تاکہ بچے سمجھ سکیں۔
- جماعت اول میں 404 قرآنی الفاظ دیے گئے ہیں جو تکرار کے ساتھ قرآن مجید میں 27,367 بار آتے ہیں۔
- ہر سبق کے ساتھ مقاصد لکھے گئے ہیں تاکہ دورانِ تدریس ہدف واضح رہے۔

3۔ "**قرآن پڑھیں دوم**" یہ جماعت دوم کے لیے مرتب کی گئی ہے اور یہ اس سلسلے کی تیسری کتاب ہے۔ جس کی بنیادی خصوصیات کتاب ابتدائیہ اور اول کے ساتھ مشترک ہیں تاہم چند اضافی خصوصیات درجہ ذیل ہیں:

- پچھلی کلاس میں بچے حروف کی آوازیں، حرکات، اور علامات کے تصورات سیکھ جائیں گے جبکہ اس کتاب میں بچے باقی ماندہ تجوید کے قواعد سیکھیں گے۔

- اس کتاب میں 1004 قرآنی الفاظ پڑھائی کی مشق کے لیے دیئے گئے ہیں جو تکرار کے ساتھ 38,484 مرتبہ قرآنِ پاک میں آئے ہیں۔
- بنیادی قرآنی گرائمر کو اشاروں کی مدد سے سکھایا گیا ہے۔
- تجوید کے قواعد کی عملی مشقوں کے لیے تیسواں پارہ مکمل کمرہ جماعت میں پڑھانے کے لیے دیا گیا ہے۔

جماعت سوم تا پنجم میں شامل کی گئی کتاب معلم القرآن جو کہ دارالعلم کی مرتب وشائع کردہ ہے۔ ان تین جماعتوں میں معلم القرآن کی ابتدائی تین یونٹوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جماعت سوم میں یونٹ اول، جماعت چہارم میں یونٹ دوم اور جماعت پنجم میں یونٹ سوم کو شامل کیا گیا ہے۔

3۔ معہد اللغۃ العربیہ اور دارالعلم:

کتاب اور اس میں موجود نصاب کو سمجھنے سے پہلے اس کتاب کے مرتب کردہ ادارے اور اسکے اغراض ومقاصد کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

1۔ ادارے کا تعارف:

دارالعلم، عربی زبان کی نشرواشاعت کیلئے سرگرم عمل ایک ادارہ ہے جو اسلام آباد، پاکستان میں قائم ہے۔ تاہم تدریسی عمل کے لیے قائم کردہ ادارہ معہد اللغۃ العربیۃ ہے جس کا بنیادی مقصد لوگوں کو قرآنی عربی کا آسان انداز میں فہم دینا ہے۔ معہد اللغۃ العربیہ (انسٹی ٹیوٹ آف عریبک لینگویج)، اسلام آباد، گزشتہ 30 سال سے پاکستان میں قرآن کریم اور وعربی زبان کی نشرواشاعت کر رہا ہے۔ اس ادارہ کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ ہر مسلک ومکتب کے افراد کو بلا تفریق عربی سیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

معہد اللغۃ العربیۃ کے تحت منعقد ہونے والے چند کورسز:

- **مختصر دورانیہ کے عربی کورسز**[1]
- فہم قرآن کے خصوصی پروگرام
- عربی بول چال کا کورس
- بچوں کے لیے خاص پروگرام
- علماء و اساتذہ کے لئے خاص کورس
- حفاظ قرآن کے لیے خاص کورس
- طویل دورانیہ کے عربی کورسز

2۔ مختصر دورانیہ کے کورسز:

فہم قرآن کے خصوصی پروگرام

- قرآنی عربی کورس ابتدائی لیول
- قرآنی عربی کورس ایڈوانس لیول

سپوکن عربی کورس، 45روزہ

- عربی بول چال کا کورس

بچوں کے لیے خاص پروگرام

- سمر عربی کورس 40روزہ

---

[1]. http://arabicpakistan.org/short-courses.php

- ایوننگ کورس،شام کے اوقات میں روزانہ ایک گھنٹہ

علماء واساتذہ کے لئے خاص کورس

- عریبک ٹیچر ٹریننگ کورس

3۔ طویل دورانیہ کے کورسز:[1]

- اسپیشل سرٹیفیکیٹ ان عریبک لینگویج، جس کا دورانیہ 6 ماہ ہے، ہفتہ وار 15 کلاسز ہیں۔
- اسپیشل ڈپلومہ ان عریبک لینگویج،اس کا دورانیہ ایک سال ہے۔

4۔ بانی کا تعارف:

معہد اللغۃ العربیہ اور دار العلم کے بانی جناب مولانا محمد بشیر احمد سیالکوٹی ہیں۔

ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم آپ نے پنجاب سے حاصل کی، جس میں درسِ نظامی، دار القرآن والحدیث فیصل آباد سے 1963 میں مکمل کی۔ ڈپلومہ عربی ادب لاہور سے 1963، بی اے انگلش، پنجاب یونیورسٹی سے 1967 میں اور ایم اے عربی بھی بنجاب یونیورسٹی سے 1969 میں مکمل کی۔ غیر عربوں کو عربی سیکھانے کا دوسالہ کورس 1975 میں کیا۔

تدریسی ودیگر خدمات: آپ نے درس و تدریس کی ابتداء جامعہ علوم الاسلامیہ فیصل آباد سے کیا جہاں 1965 تا 1972 تک آپ کی تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ 1975 تا 1980 آپ پاکستان ایمبیسی میں سینئر

---

[1]. http://arabicpakistan.org/long-courses.php

مترجم کے طور پر کام کرتے رہے۔ اسی دوران اقوام متحدہ میں خدمات سرانجام دینے کی پیشکش ہوئی جو آپ رد کر کے 1980 میں پاکستان آگئے[1]۔

ادارے کا قیام: 1980 میں عربی کتابوں کی اشاعت کے لئے، مکتبہ دارالعلم اور عربی زبان کی تدریس کے لئے، ادارہ معارف القرآن (جس کا نام 1991 میں تبدیل کر کے معہد اللغۃ العربیہ رکھا گیا) کا قیام علم میں لایا گیا۔ 1988 میں پاکستان عربیک سوسائٹی (جمعیۃ اللغۃ العربیہ) قائم کی۔ 1997 میں عربی میگزین 'نداء الاسلام متبائع' شائع کیا جو 4 سال تک شائع ہوتا رہا۔ 2013 میں صوت العربیہ کے نام سے نئے میگزین کا اجراء ہوا۔

آپ کے اساتذہ:

مولانا ابوالبرکات احمد المدراسی اور مولانا عبدالغفار حسن رحمانی کا شمار آپ کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔

آپ کی تصانیف:

بہت سے عملی کاموں کے ساتھ ساتھ آپ نے متعدد کتابیں بھی تحریر کی ہیں جن میں چند یہ ہیں:

اقراء جو چار اجزاء پر مشتمل ہے۔

آسان عربی جو دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

مفتاح الانشاء، دو اجزاء پر مشتمل ہے۔

اساس الصرف

الصرف الجمال

الامام المجدد والمحدث شاہ ولی اللہ الدھلوی رحمہ اللہ

[1]. http://arabicpakistan.org/founder.php

ان کے علاوہ کچھ تراجم بھی آپ نے کئے ہین جن میں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کی فارسی کتاب "ازالۃ الخفاء عن خلفۃ الخلفاء کا فاری سے عربی ترجمہ جبکہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے فتویٰ کے اردو ترجمہ کی نگرانی اور "اعجاز الحاجۃ شرح سنن ابن ماجہ از مولانا محمد علی جانباز" کی نظر ثانی کی۔

5۔ کتاب کا تعارف:

معلم القرآن کو پانچ اہداف سامنے رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ 1۔ ایک اوسط پڑھا لکھا شخص یا طالب علم ہو، اسی آسانی سے سمجھ سکھے۔ 2۔ استاذ سے پڑھے یا سنے بغیر اسے سمجھا جاسکے۔ 3۔ اس کتاب کو سمجھنے کے لیے گرامر کی واقفیت ضروری نہ ہو۔ 4۔ تمام قرآنی آیات کو ترجیحا بیان کرنا۔ 5۔ خود سمجھ کر قرآنِ پاک کا ترجمہ کر سکے۔

قرآنی آیات کو سمجھنے کے لئے عربی زبان کے اسباق کے ترتیب انکے عنوانات اور مختلف نحوی و صرفی عناصر اور قرآنی محاوروں اور اسالیب کی موضوع جگہ پر تقدیم کی گئی۔ یہ ترتیب صرف اسی کتاب کی خاصیت ہے۔ یہ کتاب، فہمِ قرآن بذریعہ لفظ، قطعہ، جملہ اور آیت کے نظریہ کہ تحت تالیف کی گئی ہے۔ اس نظریہ کے بنیادی افکار، قرآنی عبارت کی تشکیل، ہر موضوع کے لیے ڈھانچے کی ضرورت، اسکے مطابق آیات کی ترتیب، قرآنی عبارت کو سمجھنے کے مراحل اوانکے مطابق آیات کی ترتیب بھی اس کے نتائج ہیں۔

مصنف کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ قرآن پاک کو ڈائیریکٹ میتھڈ کے ذریعے سمجھنے کی یہ اپنے نوعیت کی پہلی کتاب ہے۔ مصنف کے اس دعویٰ سے محقق اپنی تحقیق کے دائرہ تک متفق بھی ہے۔

معلم القرآن کو مختلف یونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے جس کا ایک خاص نظریہ ہے، وہ نظریہ یہ ہے کہ قرآن پاک ایک عبارت ہے جو متعدد آیات پر مشتمل ہے۔ یہ آیات عموما چھوٹے چھوٹے جملوں پر مشتمل ہیں۔ قرآنی عبارت کی آسانی کا راز انہی چھوٹے جملوں میں ہے۔ یہ جملے تعداد میں سوا چھ ہزار آیات کے مقابلے میں پانچ یا چھ گنا زیادہ زیادہ ہیں۔ یہ تمام جملے دو طرح کے ہیں۔ 1۔ افعال سے خالی 2۔ افعال سے مرکب۔ ان تمام جملوں کو انکی لسانی ساخت ی بنیاد پر چند خاص (شاید چار سے پانچ درجن) سانچوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہر سانچہ واضح طور پر اپنی ایک پہچان رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے فہمِ قرآن میں جملے کے

فہم کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ہر جملے اور سانچے کا اپنا مخصوص ذخیرہ الفاظ اور محاورے ہیں اور اسکے ساتھ مخصوص نواسخ اور غیر نواسخ الفاظ منسلک ہیں۔ ان تمام جملوں اور سانچوں کو انکی تشکیل کے اعتبار سے منطقی طور پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ افعال سے خالی یا افعال والے دونوں قسم کے جملوں کی تشکیل اور فہم کی بنیاد اسم ہے۔ اسی سے قطعہ اور جملہ بننے کا آغاز ہوتا ہے۔ تمام قرآنی جملوں کو دس مراحل میں باآسانی سمجھا جاسکتا ہے ہے جسکے بعد قرآن کریم کو کہیں سے بھی کھول کر پڑھا جائے تو سمجھا جا چکا ہوگا۔ اس دس میں سے ابتدائی چھ مراحل کو معلم القرآن کی چھ یونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ چونکہ پرائمری سطح تک پہلی تین یونٹس نصاب کا حصہ ہے اور اس فصل میں پرائمری سطح تک کے نصاب کا ذکر کیا جانا ہے اسی مناسبت سے ذیل ہیں پہلے تین مراحل کا ذکر کیا جارہا ہے:

یونٹ 1 (مرحلہ 1): اس مرحلہ میں 500 سے زائد آسان اور مشہور قرآنی الفاظ کی معرفت، انکے بارے میں ابتدائی معلومات اور مفرد اسمائے اشارہ۔ جیسے اَلقَوم، اَلدُّنیَا، اَلاَخِرَۃ، اَلاِسلَام، اَلقُران

یونٹ 2 (مرحلہ 2): اس مرحلہ میں آسان اور مشہور الفاظ (جن کا ذکر مرحلہ اول میں کیا گیا ہے) کے شروع میں اِنَّ، فِی، مَن، عَلیٰ وغیرہ سے بننے والے قطعے یا جملے جیسے فِی الکِتَاب، فِی الدُّنیَا، فِی المَسَاجِد۔

یونٹ 3 (مرحلہ 3): اس مرحلہ میں الفاظ کی دوسرے الفاظ کی طرف نسبت، یا الفاظ کے بعد انکی خاصیت سے بننے والے قطعے یا جملے کا ذکر ہے۔ مثال: عَذَاب عَظِیم، عَذَاب شَدِید، عَذَاب قَرِیب۔

4۔ خلاصہ کلام:

اس فصل میں دو الگ الگ کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں دونوں کا طریقہ کار اور مقصد بھی الگ الگ ہے۔ قرآن پڑھیں کی تین کتابیں کلاس پریپ سے کلاس دوم تک پڑھنے سے بچہ حروف تہجی کی بہتر پہچان سیکھ

جانے کے ساتھ ساتھ دو حروف پر مشتمل جملوں کی پہچان سیکھ جاتا ہے۔ اس کتاب کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ بچہ الفاظ کو صحیح انداز میں پڑھنا سیکھ جائے۔ کلاس سوم سے پنجم تک کی تین کلاسوں میں معلم القرآن سے بچے کو 3 سے 4 حروف پر مشتمل آیات کے معانی کو طالب علم سمجھ جاتا ہے۔ دونوں کتابوں کا مقصد بچے کو تجوید اور فہم سکھانا ہے۔

فصل دوم

وفاق کے مڈل سطح کے نصابِ فہمِ قرآن کا تجزیہ

اس فصل میں مڈل سطح کے نصاب کا ذکر کیا جائے گا جیسے اول فصل میں پرائمری سطح کے نصاب کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس سطح سے میری مراد کلاس ششم سے کلاس ہشتم ہے اور انہیں کلاسوں میں شامل نصاب کا ذکر کیا جائے گا۔

1۔ مڈل سطح پر قرآن فہمی کی ضرورت:

مڈل سطح کے سکول کا اطلاق کلاس ششم سے کلاس ہشتم تک ہوتا ہے جس میں عموماً بچوں کی عمریں 11 سال سے لے کر 14 سال تک ہوتی ہے۔

اس عمر کے بچوں میں سیکھنے کا عمل کافی تیزی سے بڑھتا ہے اور یہ ایک بچے کے بننے سنورنے کا سب سے اہم ترین دور ہوتا ہے۔ اس عمر کے بچوں کو کسی بات کا سمجھانا قدرے آسان ہو جاتا ہے کہ بچے کی ذہنی استعداد بھی بڑھ جاتی ہے اور بچہ ہر نئی چیز سیکھنے کی کشمکش میں ہوتا ہے۔ گزشتہ کلاسوں میں قرآنی نصاب پڑھنے سے وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ قرآن پاک کو بہتر تجوید کے ساتھ پڑھنے کے ساتھ ساتھ دو سے تین الفاظ پر مشتمل جملوں کا ترجمہ اور مفہوم بھی سمجھ چکا ہوتا ہے۔

اس عمر کے بچوں کے والدین کی ایک یہ بھی پریشانی ہوتی ہے کہ بچے کسی غلط راستے پر نہ چل پڑے اور مزید یہ کہ بچے کی دینی تربیت کے حوالے سے بھی اسی عمر میں فکر مند پایا ہے۔ بنیادی دینی مسائل کا سمجھنا، عقائد کی پختگی ایک اہم پہلو ہوتا ہے۔ قرآن کا ترجمہ و مفہوم کے سمجھنے کے ساتھ ساتھ یہ طالب علم استاذ سے بنیادی دینی تعلیم بھی سیکھ جاتا ہے۔

2۔ مڈل سطح پر قرآن فہمی کا نصاب:

مڈل سطح یعنی چھٹی جماعت سے آٹھویں جماعت تک دو مختلف کورسز کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔ معلم القرآن کی چوتھی، پانچویں اور چھٹی یونٹس جبکہ مطالعہ قرآن کی پہلی تین یونٹس کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔

3۔ معلم القرآن (یونٹ چار تا چھ):

ابتدائی تین یونٹس دوسری جماعت سے پانچویں جماعت تک پڑھانے کے بعد اگلے تین یونٹس چھٹی جماعت تا آٹھویں جماعت میں پڑھائی جارہی ہیں۔ معلم القرآن کی یہ خاصیت ہے کہ جب تک آپ شروع کی یونٹس کو پڑھ نہ لیں تب تک آپ کو اگلی یونٹس سے وہ فہم اور فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ تھی کہ معلم القرآن کو بحریہ سکول کالجز میں بیک وقت تمام کلاسز میں شروع نہیں کیا گیا بلکہ اس کی تفیذ کا طریقہ کار ذیل رہا:

2018: کلاس سوم میں یونٹ اول اور باقی تمام کلاسز یعنی کلاس چہارم سے کلاس ہشتم تک پہلی دو یونٹس پڑھائی گئی۔'

2019: اس سال کلاس سوم اور کلاس چہارم میں پہلی اور دوسری یونٹ بالترتیب جبکہ باقی تمام کلاسز میں یونٹ 3 پڑھائی گئی۔

2020: کلاس سوم، چہارم اور پنجم میں پہلی، دوسری اور تیسری یونٹس بالترتیب جبکہ باقی کلاسز میں چوتھی یونٹ پڑھائی گئی۔

2021: اس سال بھی اسی ترتیب کو آگے بڑھایا گیا اور کلاس سوم، چہارم، پنجم اور ششتم میں پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی یونٹس بالترتیب جبکہ کلاس ہفتم اور کلاس ہشتم میں پانچویں یونٹ پڑھائی گئی۔

2022: یہ وہ سال رہا جس میں معلم القرآن کی ترتیب مکمل ہوئی اور کلاس تین سے کلاس ہشتم تک پہلی سے چھٹی یونٹس تک بالترتیب پڑھائی گئی۔

یہ ترتیب ان طلباء کے لیے مفید رہی جنہوں نے 2018 میں بحریہ سکولز میں کلاس سوم اور چہارم میں تعلیم حاصل کی اور اگلے چار سال بھی اسی ادارے میں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں آنے والے یا درمیان میں کچھ سال وقفہ کے بعد

شامل ہونے والوں کو اس کے سمجھنے کے لئے ضرورت سے زیادہ محنت کی ضرورت رہی۔ اس ترتیب کو سمجھنے میں آسانی کے لیے ذیل میں نقشہ دیا گیا ہے:

سال	کلاس سوم	کلاس چہارم	کلاس پنجم	کلاس ہشتم	کلاس ہفتم	کلاس ہشتم
2018	معلم القرآن یونٹ 1	یونٹ 1 اور 2	یونٹ 1 اور 2	یونٹ 1 اور 2	یونٹ 1 اور 2	یونٹ 1 اور 2
2019	یونٹ 1	یونٹ 2	یونٹ 3	یونٹ 3	یونٹ 3	یونٹ 3
2020	یونٹ 1	یونٹ 2	یونٹ 3	یونٹ 4	یونٹ 4	یونٹ 4
2021	یونٹ 1	یونٹ 2	یونٹ 3	یونٹ 4	یونٹ 5	یونٹ 5
2022	یونٹ 1	یونٹ 2	یونٹ 3	یونٹ 4	یونٹ 5	یونٹ 6

4۔ مطالعہ قرآنِ حکیم اور دی علم فاونڈیشن:

کتاب اور اس میں موجود نصاب کو سمجھنے سے پہلے اس کتاب کے مرتب کردہ ادارے اور اسکے اغراض و مقاصد کا جاننا نہایت ضروری ہے کہ اس نصاب کو مرتب کرنے اور اس ادارے کے قیام کا اصل مقصد کیا تھا اور کیا نصاب کے مرتب کرنے اور اسکے بعد اسکے بنانے اور نافذ کرنے کے بعد کیا وہ ادارہ اپنے مقصد پر قائم بھی ہے یا نہیں۔

5۔ ادارے کا تعارف:

ادارے کی ویب سائٹ پر دیئے گئے تعارف کے مطابق، یہ ادارہ چند نیک نیت افراد کے جمع ہونے سے قائم ہوا۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد سکول سطح پر ایک مؤثر انداز میں قرآن فہمی کے لیے پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے۔ ادارہ ہذا مختلف پراجکٹس پر کام کر رہی ہے جس میں معلم القرآن تعلیمی اداروں میں پڑھانا، سینٹر فار ایجوکیشنل ایکسیلنس جو اساتذہ کے تربیتی پروگرامز پر 2011 سے کار فرما ہے۔ جس کے ذریعے استاذہ کی پروفیشنل گرومینگ اور سمجھنے کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے[1]۔ یہ ادارہ ان پروگرامز کے ساتھ ساتھ تلاوت پروگرامز پر بھی خاصی توجہ دے رہا ہے جس میں مختلف سکولز میں تجوید کلاسز کا اجراء، تجوید کوالیفائیڈ اساتذہ کی بھرتی میں معاونت اور انکی مختصر اور طویل دورانیہ کی ٹریننگ[2]۔ علم فاؤنڈیشن کے ساتھ منسلک اداروں کی تعداد درجہ ذیل ہے۔

1۔ قرآن پروگرام: 1258 ادارے منسلک ہیں بمطابق 30 اپریل 2022۔

2۔ سینٹر فار ایجوکیشنل ایکسیلنس میں 61 ادارے منسلک ہیں۔

3۔ تلاوت میں منسلک اداروں کی تفصیلات ابھی شائع نہیں کی ہیں۔

---

[1]. https://tif.edu.pk/c-e-e/about-cee/

[2]. https://tif.edu.pk/tilawat-program/about-tilawat-program/

6۔ کتاب کا تعارف:

مطالعہ قرآنِ حکیم کی چند خصوصیات جو مصنف نے کتاب کے شروع میں ذکر کی ہیں:

- مکمل قرآنِ مجید کا 50 سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کر کے عام فہم ترجمہ مرتب کیا ہے۔
- دو رنگوں کا استعمال کیا ہے کہ ترجمہ کو عربی متن سے سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ جن چار، پانچ الفاظ کا ترجمہ کسی حد تک مفہوم دیتا ہے ان آیات کے الفاظ اور ترجمہ کو ایک رنگ دیا گیا ہے۔
- آیات کی مختصر تشریح کے حوالے سے اہم نکات لکھے گئے ہیں۔
- ممکنہ طور پر مشکل اصلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب کیا گیا ہے۔
- بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔
- سورتوں کے مطالعہ سے قبل انکے شانِ نزول اور تعارف کو بیان کیا گیا ہے۔
- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصوں کو آسان اور دلچسپ انداز میں معتبر مواد کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔
- نقشوں کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ انبیاء علیہم السلام کے قصوں کو بہتر طور پر سمجھانے کے لیے واقعات کے محل و مقام سے واقفیت ہو۔
- قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایت سے آگاہی کے لیے ہر سورت اور قصہ کے آخر میں سبق آموز نکات علم و عمل کی باتیں کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔
- طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لینے کے لیے ہر قصہ اور سورت کے متعلق سمجھیں اور حل کریں کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے۔

- طلبہ کے قرآن سے تعلق بنانے کے ساتھ ساتھ انکے گھر والوں کا تعلق قرآن سے بڑھانے کے لیے طلبہ کو عملی مشق کروانے کے لئے گھریلو سرگرمی کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں۔
- طلبہ کی فکری و عملی رہنمائی کے لیے ہر سبق میں فرمانِ نبوی ﷺ، عملہ بات، کیا آپ جانتے ہیں ؟، معلوم کیجئیے، سوچئیے کے عنوانات سے اہم معلومات دی گئی ہیں۔
- طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ کے معنی کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروفِ تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔
- اساتذہ کی رہنمائی کے لیے رہنمائے اساتذہ مرتب کیا گیا ہے۔

7۔ مطالعہ قرآنِ حکیم کے بارے میں معروف علماء کرام اور ماہرینِ تعلیم کے تاثرات:

مطالعہ قرآن حکیم کے اس نصاب کو مرتب کرنے کے بعد مختلف علماء کرام اور ماہرین کو دیا گیا اور انہوں نے اس کے بارے میں تسلی بخش تاثرات دیئے ہیں۔ اہم امر یہ ہے کہ اس ترجمہ کو تمام مکاتب فکر کے علماء سے تصدیق حاصل ہے۔

اس کتاب کے متعلق بہت سے علماء نے اپنے مثبت تاثرات قلم بند کروائیں ہیں جن میں چند کے نام درجہ ذیل ہیں:

- مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (صدر وفاق المدارس العربیہ و صدرِ جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل، بحرین)
- مفتی منیب الرحمان صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)
- ڈاکٹر محمد محسننقوی صاحب (ماہر تعلیم)
- مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبد العزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)
- مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتم جامعہ اشرف المدارس)
- مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ)

- ونگ کمانڈر مولانا ضمیر اختر خان صاحب(ڈائریکٹر شعبہ امورِ دینیہ، پاکستان فضائیہ)
- پروفیسر ڈاکٹر معصوم یٰسین زئی صاحب(ریکٹر جامعہ علوم الاسلامیہ العالمیہ)
- سی سیٹیزن فاؤنڈیشن(شعبہ نصاب)
- مفتی محمد قمر الحسن صاحب(شرعیہ ایڈوائزر ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)
- قاری سید علی عابد نقوی صاحب(اعزازی مشیر اسلامی نظریاتی کونسل)
- مفتی محمد منظور علی خان قادری حنفی صاحب(خطیب اعلیٰ غوثیہ مسجد، کراچی)

مطالعہ قرآنِ حکیم کی کل 7 حصے ہیں جو سات الگ الگ جماعتوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ ان سات میں تقریباً مکمل قرآنِ پاک کا ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ ہر حصہ میں شامل قرآنی سورتوں کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

حصہ اول: یہ حصہ چھٹی کلاس میں پڑھایا جاتا ہے جس میں 5٪ قرآنِ پاک کو شامل کیا گیا ہے۔

ذیل قرآنی سورتوں اور قصص کو شامل کیا گیا ہے:

قرآنی سورتیں:۔

- سورت الفاتحہ
- سورت الفیل
- سورت قریش
- سورت الماعون
- سورت الکوثر
- سورت الکافرون
- سورت النصر
- سورت اللھب
- سورت الاخلاص

- سورت الفلق
- سورت الناس
- سورت الصافات

قصص:۔

- حضور بنی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات
- قصہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورت الاعراف)

فصل ثالث

ثانوی سطح کے وفاقی تعلیمی اداروں کے نصابِ فہمِ قرآن کے اسلوب کا احاطہ

فصل اول میں پرائمری سطح کے نصاب اور فصل ثانی میں مڈل سطح کے نصاب کو ذکر کرنے کے بعد، اس فصل میں نویں جماعت سے بارہویں جماعت تک کے فہم قرآن کے نصاب کا ذکر کیا جائے گا

1۔ ثانوی سطح پر قرآن فہمی کی ضرورت:

ثانوی سطح کے سکول کا اطلاق نویں جماعت سے باوہویں جماعت تک پر ہوتا ہے جس میں عموما بچوں کی عمریں 14 سال سے لے کر 19 سال تک ہوتی ہے۔

یہ عمر بچوں کی سب سے خطرناک عمر ہوتی ہے جس میں بچے کچھ کرنے کی جستجو میں رہتا ہے۔ اس عمر کا بچہ کچھ نیا تلاش کرنے کے سبب سب کی سنتا ہے۔ اب یہ اساتذہ اور والدین کی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ وہ اس عمر کے بچوں کو کس راہ پر لے جاتے ہیں۔ مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ اس عمر کے بچے والدین سے زیادہ اپنے اساتذہ سے منسلک رہتے ہیں باوجہ کہ ان کہ ذہنوں میں موجود بہت سے سوالات کے پوچھنے کا ذریعہ اکا استاذ ہی نظر آتا ہے۔

اس عمر کے بچوں کے والدین کی ایک یہ بھی پریشانی ہوتی ہے کہ بچے کسی غلط راستے پر نہ چل پڑھے اور مزید یہ کہ بچے کی دینی تربیت کے حوالے سے انہیں اسی عمر میں فکر مند پایا ہے۔

2۔ ثانوی سطح پر قرآن فہمی کا نصاب:

ان چار جماعتوں کا نصاب یکساں اور بورڈ کے نصاب کے مطابق ہونے کی وجہ سے تمام سکولوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اسلام آباد کی سطح پر موجود تعلیمی اداروں کا نصاب فیڈرل بورڈ سے ملحقہ ہوتا ہے اور اس میں الگ سے قرآن فہمی کا کوئی نصاب شامل نہیں البتہ اسلامیات میں موجود جو کسی حد تک قرآن فہمی کا مواد موجود ہے اس کو ذکر کیا جائے گا۔

3۔ نویں اور دسویں جماعتوں کا نصاب:

وفاقی تعلیمی بورڈ کی نویں جماعت اور دسویں جماعت کے لیے سال 2022/ 23 سے مطالعہ قرآن حکیم کے حصہ چہارم اور پنجم کو شامل نصاب کیا گیا ہے جس کا نصاب درجہ ذیل ہے:

نویں جماعت کا نصاب:

اس جماعت میں مطالعہ قرآنِ حکیم کا حصہ چہارم شامل ہے جس میں ذیل سورتیں شامل ہیں:

- سورت المریم تا سورت الحج
- سورت الفرقان تا سورت السجدۃ
- سورت السبا تا سورت ص
- سورت الاحقاف

دسویں جماعت کا نصاب:

اس جماعت میں مطالعہ قرآنِ حکیم کا حصہ پنجم شامل ہے جس میں ذیل سورتیں شامل ہیں:

- سورت الانعام
- سورت الاعراف
- سورت یونس تا سورت الکھف (علاوہ سورت یوسف)
- سورت المومنون
- سورت الزمر تا سورت الشوریٰ

نویں اور دسویں جماعت کے اس نصاب کے پڑھنے سے قرآن پاک کی ان منتخب سورتوں کا مفہوم سمجھ میں آنے کے ساتھ ساتھ ان سورتوں میں دیئے گئے احکام کو سمجھ کر عملی زندگی میں میں ہدایت اور راہنمائی حاصل کی جا سکے گی۔ تدوینِ قرآن اور حفاظتِ قرآن کے بارے میں جان سکیں گے۔ فہم قرآن کے علاوہ حفاظتِ و تدوینِ حدیث کے بارے میں آگاہی، بیس مختصر اور صحیح احادیث مع ترجمہ ذہن نشین کر سکیں گے، اس نصاب میں چالیس اسماء حسنیٰ مع معانی بھی سمجھ سکیں گے۔

4۔ گیارویں اور بارہویں جماعتوں کا نصاب:

گیارویں اور بارویں جماعت میں قرآن فہمی کے متعلق خاص مضمون شامل نہیں تاہم گیارویں جماعت میں اسلامیات کا مضمون شامل میں جس میں درجہ ذیل مضامین کو شامل کیا گیا ہے:

- توحید
- ارکانِ اسلام
- معاشرتی احکام
- قرآنی تعلیمات

- 12 آیات مع تشریح و12 احادیث

گیارویں جماعت کے اس نصاب میں اردو کا ایک مضمون جو قرآن پاک کے متعلق بنیادی معلومات سے متعلق ہے اور 12 مختلف اور منتخب آیات ہیں جو مع ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ شاملِ نصاب ہے۔

باب سوم

منتخب وفاقی جامعات اور قرآن فہمی میں خدمات

فصل اول: فہم قرآن اور انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد: ایک تجزیاتی مطالعہ

فصل دوم: جامعہ علامہ اقبال کے فہم قرآن سے متعلق کی گئ کاوشوں کا مطالعاتی جائزہ

فصل اول

انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے فہم قرآن سے متعلق کی گئی کاوشوں کا تجزیاتی مطالعہ

اس فصل میں جامعہ العلوم الاسلامیہ العالمیہ میں قرآن فہمی کے نصاب کا ذکر کیا جائے گا۔ بلاشبہ اس جامعہ کا نام اور اسکی دینی تعلیمات میں ایک خاص پہچان ہے اور اسی حوالے سے اس جامعہ پر کچھ تحریر بلاشبہ ایک بہت بڑی جسارت ہے تاہم فن تحقیق آپ کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ آپ اپنی تحقیق کے لیے مطلوب معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس پر اپنا تجزیہ بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جامعہ کے صرف بی ایس لیول کے نصاب سے متعلق بحث کی جائے گی۔

1۔ تعارفِ جامعہ:

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، امام محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض کے اشتراک سے 1980ء بمطابق 1400ھ میں قائم ہوئی۔ 1985ء بمطابق 1405ھ میں اسے قانونی طور پر بین الاقوامی حیثیت عطاء کی گئی، اور یوں وہ پاکستانی آئین کے تحت انتظامی طور پر مستقل ادارے کے طور پر کام کر رہی ہے۔

آئینِ پاکستان کے تحت، پاکستان کے صدرِ مملکت بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے چانسلر ہیں۔

صدرِ مملکت جناب ڈاکٹر عارف علوی نے جامعہ امام محمد بن سعود، اسلامی یونیورسٹی، ریاض کے ریکٹر پروفیسر احمد سلیم محمد الامیری کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر مقرر کیا ہے۔ آپ نے پبلک ایڈ منسٹریشن میں اسٹیٹ یونیورسٹی نیویارک سے پی ایچ ڈی کی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر ھذال حمود العتیبی جامعہ کے موجودہ صدر ہیں۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کا بورڈ آف ٹرسٹیز کی کل تعداد 51 شخصیات پر مشتمل ہے جبکہ موجودہ تعداد 33 ہے[1]۔

جامعہ میں موجودہ طور پر 11 فیکلیٹیز، 120 شعبہ جات اور 6 اکیڈمیز پر مشتمل ہے۔ دنیا کے پچاس سے زائد ممالک سے 17 ہزار طلباء وطالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

رقبہ کے لحاظ سے جامعہ ایک ہزار ایکڑ پر مشتمل ہے جو حکومتِ پاکستان کی جانب سے عطا کیا گیا ہے۔ جامعہ ایک کامیاب تہذیبی منصوبہ ہے۔ دستوری حیثیت اور رقبہ کے لحاظ سے اس جامعہ کو پاکستان کی جامعات میں ایک امتیازی حیثیت اور مقام حاصل ہے۔ اس میں دنیا بھر کے طلباء کے لئے متعدد تخصصات اور شعبہ جات کا انتظام کیا جارہا ہے تاکہ اہل علم کی ایک باصلاحیت کھیپ تیار کرنے، صلاحیتوں کو نکھارنے، ترقی، علمی تحقیق میں حوصلہ افزائی اور معاشرہ انسانی میں مجموعی طور پر مثبت طریقے سے حصہ لینے کے لیے ان تمام تر امور اور اسلام کی اصلی تعلیمات و اقدار کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے میں، بھرپور کردار ادا کریں۔

2۔نصاب پر ایک نظر:

جامعہ میں موجود 11 فیکلیٹیز کے 120 شعبہ جات ہیں اور جیسا کہ اوپر بتایا کہ صرف بی ایس سطح پر قرآن فہمی سے متعلق شامل نصاب زیر بحث لایا جائے گا۔ اسی تناظر میں بی ایس لیول کے پروگرامز کو دو گروپس میں تقسیم کریں گے۔ ایک گروپ اسلامیات اور عربی سے متعلقہ شعبہ جات جبکہ دوسرا گروپ دیگر تمام شعبہ جات کا۔ اول الذکر گروپ میں اصول الدین، عربی شامل ہیں ان شعبہ جات میں اصول التفسیر، علم القرآت، علوم القرآن اور اعجاز القرآن جیسے مضامین تو نصاب کا حصہ ہیں۔ اسی طرح دوسرے گروپ میں شامل دیگر تمام شعبہ جات میں کچھ جنرل مضامین شامل کئے جاتے ہیں۔ جس میں انگریزی، ریاضی، کمپیوٹر جیسے مضامین شامل کئے جاتے ہیں جو تمام پروگرامز کے شروع کے دو تین سمیسٹرز میں پڑھائے جاتے ہیں۔ انہی مضامین میں ایک مضمون "انڈرسٹینڈینگ آف قرآن"

---

[1]-https:// iiui.edu.pk /

کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے جو بی ایس لیول کے پہلے سمیسٹر میں پڑھایا جاتا ہے۔ یہ مضمون بی ایس میکینیکل انجنیئرنگ کے پہلے سمیسٹر میں جی آر 1 0 1 کے کورس کوڈ سے 3 کریڈٹ کورس کے طور پر شامل ہے۔ اس مضمون " انڈرسٹینڈنگ آف قرآن میں درجہ ذیل عنوانات شامل ہیں:

- بیسک عربی گرائمر: جس میں حروفِ تہجی، حروفِ مدہ، حرکات، حروف کی اقسام، ہمزہ الوصل و ہمزہ القطع، کلمہ کی اقسام، حروفِ جارہ، حروفِ عطف، حروفِ نداء اسماء العلم، اسماء المعرفۃ، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم منادیٰ، معرف باللام، مضاف الی المعرفۃ، اسمائے نکرہ، اسمائے استفہام، ظرفِ مکان، ظرف زمان، مرکبات، مذکر مؤنث، اعراب، مفرد و جمع، افعال۔
- تلاوت، تجوید اور ترجمہ: اس حصہ میں درجہ ذیل سورتیں سلیبس کا حصہ ہیں:
  - سورت الفاتحہ
  - سورت القدر
  - سورت البینۃ
  - سورت الزلزال
  - سورت العادیات
  - سورت القارعۃ
  - سورت التکاثر
  - سورت العصر
  - سورت الھمزہ
  - سورت الفیل
  - سورت القریش
  - سورت الماعون
  - سورت الکوثر

- سورت الکافرون
- سورت النصر
- سورت المسد
- سورت الاخلاص
- سورت الفلق
- سورت الناس

فصل دوم

جامعہ علامہ اقبال کے فہم قرآن سے متعلق کی گئی کاوشوں کا مطالعاتی جائزہ

اس فصل میں جامعہ علامہ اقبال میں قرآن فہمی کے نصاب کا ذکر کیا جائے گا۔ جامعہ علامہ اقبال کی پہچان بنیادی طور پر فاصلاتی نظام تعلیم پر ہے تاہم وقت کے ساتھ ساتھ آن کیمپس بھی بہت سے شعبہ جات صرف شروع ہی نہیں کئے بلکہ اسمیں ایک خاص مقام بنایا ہے۔ گزشتہ فصل کی طرح یہاں بھی جامعہ کے بی ایس لیول کے نصاب پر کو زیر بحث لایا جائے گا۔

1۔ تعارفِ جامعہ:

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد پاکستاب میں واقع ایک یونیورسٹی جو فاصلاتی نظامِ تعلیم کی ایشاء کی بڑی جامعات میں شمار کی جاتی ہے۔ محترم ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے 1974 میں پارلیمنٹ کے ایک قانون کے تحت پیپلز اوپن یونیورسٹی قائم کی۔ 1974 کو قائدِ اعظم اور 1977 کو علامہ اقبال کا سال قرار دے کر صد سالہ جشن منانے کا اعلان کیا تو علامہ اقبال رحمہ اللہ کے اعزاز میں پیپلز اوپن یونیورسٹی کو بھی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا نام دیا گیا[1]۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی 4 فیکلیز میں ڈگری پروگرامز کرا رہی اور فاصلاتی تعلیم کو آسان تر بنانے کے لیے 54 ریجنل آفسز بنائے گئے ہیں۔ جامعہ میں اس وقت تقریبا10 لاکھ کے قریب طلباء وطالبات زیرِ تعلیم ہیں[2]۔

[1].https://ur.wikipedia.org/wiki/علامہ-اقبال-اوپن-یونیورسٹی

[2]. https://aiou.edu.pk/

2۔ نصابِ جامعہ:

علامہ اوبال اوپن یونیورسٹی کے 4ڈیپارٹمنٹس میں تقریبا44 شعبہ جات میں جس میں بیچلر، ماسٹرز اور پی ایچ ڈی سطح کی تعلیم دی جاتی ہے۔

4شعبہ جات یہ ہیں:

- شعبہ عربی اور علومِ اسلامیہ
- شعبہ تعلیم
- شعبہ سائنسز
- شعبہ سماجی سائنسز اور انسانیت

زیرِ تحریر مقالہ میں بیچلر سطح کی ڈگری کے نصاب کو ذکر کیا جائے گا۔ جامعہ ھذا کے درس نظامی پروگرام کے علاوہ جامعہ نے پی ایس لیول پر2 مضامین کو شامل کیاہے جس کا تعلق قرآن فہمی سے ہے۔

ایک کورس اسلامیات لازمی, کورس کوڈ: 5436 ہے جس میں صرف قرآنِ پاک کی سورت الفرقان اور سورت الحجرات کا ترجمہ اور تشریح ذکر کیا گیاہے۔

جبکہ دوسرا کورس اسلامیات ہے۔ کورس کوڈ: 8667 ہے جس میں سورت آل عمران کا کچھ حصہ نصاب میں شامل کیا گیاہے۔ نصاب کے اس تجزیہ میں شعبہ اسلامیات کو شامل نہیں کیا گیاہے جس کی وجہ کہ شعبہ اسلامیات کا تعلق ہی قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عبور حاصل کرنا ہے جبکہ زیرِ نظر میں عمومی سطح کی بات کی جارہی ہے۔

ان دو کورسز کے علاوہ خان قرآن فہمی سے متعلق شاملِ نصاب کورس بعنوان مطالعہ قرآن حکیم ترجمہ و تفسیر، کورس کوڈ3 5 9 3۔ یہ کورس 2021 میں مرتب ہوااور ان احباب نے مل کر اسے مرتب کیاہے:

- چیئر مین: ڈاکٹر معین الدین ہاشمی
- تالیف و ترتیب: ڈاکٹر معین الدین ہاشمی

ڈاکٹر حافظ رشید احمد تھانوی

- نظرِ ثانی: حافظ سعید الرحمٰن
- کورس رابطہ کار: ڈاکٹر معین الدین ہاشمی

یہ کورس بی ایس کے تمام پروگرام کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس کورس میں سورت الفاتحہ، سورت البقرہ اور سورت آل عمران کا ترجمہ تشریح، ان سورتوں کے موضوعات اور مضامین کا فہم سکھایا گیا ہے۔

اس کورس کو کل 9 یونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان 3 صورتوں کو ایک مناسب اندازہ سے اس یونٹس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

قرآن فہمی کے لیے کلیہ عربی و علوم اسلامیہ، علامہ اقبال یونیورسٹی اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ اسی سلسلے کا حصہ یہ کتاب ہے جس میں سورت الفاتحہ سورت البقرہ اور سورت آل عمران کے ترجمہ و تفسیر پر مشتمل اس کتاب کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دراصل ایک تالیفی کام ہے اور اسمیں قرآنی اٰیات کا ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کا لیا گیا ہے اور تفسیر کے لیے عام طور پر مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیرِ عثمانی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر تفسیری استفادہ تفسیر ابن کثیر سے بھی کیا گیا ہے۔ اختصار کو بطورِ خاص پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

اس کورس میں یونٹ کی ترتیب اس انداز میں رکھی گئی کہ سب سے پہلے یونٹ کا تعارف لکھا گیا یعنی اس یونٹ میں جس سورت کا ذکر کرنا مقصود اس کا تعارف، شانِ نزول بیان کیا گیا۔ اس کے بعد یونٹ کا مقصد ذکر کیا گیا ہے جس کا مقصد طلباء کو سمجھانا کہ اس یونٹ کے پڑھنے کے بعد طلباء کس سطح پر پہنچ جائیں گے۔

چند آیات کو عربی متن مع اعراب کے لکھا گیا ہے اور پر اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ کے بعد مشکل الفاظ کے معانی بتائے گئے ہیں اور آخر میں اسکی مختصر تفسیر بیان کی گئی ہے۔

خلاصہ بحث

مقالہ ہذا مقدمہ، تین ابواب، خلاصۃ البحث، نتائج و سفارشات اور فہارس پر مشتمل ہے۔ باب اول میں فہم قرآن کے مفہوم، ضرورت اور حکومتی سطح پر کی گئی کاوشوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ فہم قرآن کے معنی اور مفہوم بیان کرنے کے بعد اس کے تقاضے بیان کئے گئے جس میں کلام اللہ کے پانچ حقوق کا ذکر کیا گیا ہے۔ فصلِ ثانی میں تعلیمی اداروں میں قرآں فہمی کی ضرورت و اہمیت اور حکومت کی سطح پر کی گئی کاوشیں بیان کی گئی ہیں۔

قرآن فہمی کی ضرورت کو قرآن اور پھر حدیث سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح قرآن سے دوری کے تین اسباب کو ذکر کیا گیا ہے۔ تعلیمی اداروں سے مراد اور اور پھر عصری اداروں کی انواع بیان کی گئی ہیں۔ اس فصل میں حکومتی سطح پر کی گئی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوتے 1973 کے آئین کا سہارا لیا گیا ہے۔

بابِ دوم میں وفاقی تعلیمی اداروں کے ثانوی سطح تک قرآن فہمی کے نصاب کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ فصل اول میں پرائمری سطح تک قرآن فہمی کے نصاب کو بحریہ اور دارالارقم کے نصاب کی روشنی میں متعارف کروایا گیا ہے۔ اسس سطح پر قرآن پڑھیں کلاس 2 تک اور کلاس 3 سے کلاس 5 تک معلم القرآن کو شاملِ نصاب بنایا گیا ہے۔

وفاق کے مڈل شطح کے نصاب فہمِ قرآن کا تجزیہ، فصلِ ثانی میں کیا گیا ہے۔ اس سطح پر معلم القرآن اور مطالعہ قرآن دونوں شاملِ نصاب ہیں۔ مطالعہ قرآنِ حکیم کل 7 حصوں پر مشتمل ہے جس میں اول تین حصے کلاس 6 سے کلاس 8 تک شاملِ نصاب ہیں۔

آخری باب میں اسلامی یونیورسٹی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے فہمِ قرآن سے متعلق شاملِ نصاب پر بات کی گئی ہے۔

نتائج مقالہ

اس مقالہ میں قرآن فہمی کو سکول، کالج اور یونیورسٹی سطح پر شامل نصاب پر بحث کی ہے۔ مقالہ کے نتائج درجہ ذیل ہیں:

1. یکساں قومی نصاب کے لیے ملکی سطح پر 2019 میں قائم کی گئ قابلِ تحسین کوششیں (پرائمری سطح تک ناظرہ قرآن اور بارہویں جماعت تک ترجمہ قرآن کا نصاب) جو سکول اور کالج سطح تک محدود رکھی گئ ہے۔

2. سکول و کالج سطح پر قرآن فہمی کے متعلق متعدد مصنفین کی جانب سے مختلف نصاب (قرآن پڑھیں، معلم القرآن اور مطالعہ قرآن) بنائے گئے جو طلباء کے فہم میں مشکلات کا سبب ہے بوجہ ہر مصنف نے مختلف انداز اختیار کیا ہے۔

3. قرآن پڑھیں اور مطالعہ قرآن از دی علم فاؤنڈیشنکے نصاب میں عصری تعلیمی اداروں میں مروجہ طریقہ تدریس (تقسیمِ اسباق، ترتیبِ اسباق اور راہنمائے اساتذہ) کا خیال رکھا گیاہے جبکہ معلم القرآن کے نصاب میں مروجہ طریقہ تدریس کی رعایت رکھتے ہوئے تقسیمِ اسباق، ترتیبِ اسباق اور راہنمائے اساتذہ کیکمی محسوس ہوئی ہے۔

4. جامعات (انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) میں شعبہ علومِ اسلامیہ کے علاوہ باقی شعبہ جات میں نصابِ فہم قرآن کے نصاب کو انتہائی محدود حد (چند سورتوں کے تراجم پر اکتفا کیا گیا ہے) تک شامل کیا گیاہے۔

5. نصابِ فہم قرآن کے سکول اور کالج سطح پر اساتذہ کی تعلیمی قابلیت میں تجوید اور فہم قرآن سے متعلق کمی محسوس کی گئی ہے۔

6. نصابِ فہم قرآن سے اصل مقصد، تربیتِ دینی ہے جس کے لیے بحریہ سکول اور کالجز کی سطح پر دیگر ڈیپارٹمنٹس کے اساتذہ کی اس نصاب سے روشنائی کے حوالے سے آگاہی پروگرام کی کمی محسوس کی گئی ہے۔

7. جامعات (انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) میں فہمِ قرآن کے نصاب میں سماجی مسائل (نکاح، طلاق، معاشی و معاشرت وغیرہ) کے متعلق آیات کو شاملِ نصاب کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

سفارشاتِ وتجاویزِ مقالہ

اسلامی مملکتِ پاکستان کے وجود کا مقصد ہی اس میں احکامِ الٰہی کے نظام کو سب نظاموں پر فوقیت حاصل ہو گی تاہم 75 سال گزر جانے کے باوجود اس ملک میں اسلامی احکامات کی تفویض تو درکنار، اس میں اس کتاب سے ہمارا تعلق ہی قائم نہ ہو سکا جسے سمجھ کر اس کے مطابق اس نظام کو تشکیل دینا تھا۔

کسی بھی بہتر معاشرہ کی تشکیل کا تعلق اس کے نظامِ تعلیم پر منحصر ہے جس تعلیم کے حوالے ہم اپنے بچے 3 سال کی عمر میں کرتے ہیں اور 21، 22 سال تک رہتے ہیں۔ اسی نظامِ تعلیم میں قرآن فہمی کے مضمون کی شمولیت اور بہتری لانے کے لیے اس مقالہ کے ذریعے درجہ ذیل سفارشات کی جاتی ہیں:

1. یکساں قومی نصاب کمیٹی کو مزید فعال کر کے وہ جامعات کی سطح پر بھی ممکنہ حد تک فہمِ قرآنِ یکسان نصاب متعارف کروایا جائے۔

2. سکول اور کالج سطح پر شامل نصابات (قرآن پڑھیں، مطالعہ قرآن اور معلم القرآن) کے مصنفین کو یکجا ہو کر اس کے لیے مشترکہ نصاب مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ موجودہ نصاب پر مشترکہ نصاب پیش کرنے کے متفقہ کاوشیں کی جائیں۔

3. سکول اور کالج سطح کے سیلیبس میں قرآن پڑھیں اور مطالعہ قرآن کی طرح ادارہ، معلم القرآن میں بھی اسباق کی تقسیم، ترتیبِ اسباق اور رہنمائے اساتذہ جیسے امور میں بہتری لائی جائے۔

4. جامعات (انٹر نیشنل اسلامی یونیورسٹی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) میں شعبہ علوم اسلامیہ کے علاوہ باقی شعبہ جات میں بھی قرآن فہمی کے حوالے سے جامع نصاب متعارف کروایا جائے اور اس حوالے سے مستقل تحقیقی کام کیا جائے۔

5. سکول اور کالج سطح پر نصابِ فہم قرآن کے اساتذہ کی تعلیمی قابلیت میں تجوید اور فہم قرآن کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔

6. سکول اور کالج سطح کے اساتذہ کے علاوہ دیگر اساتذہ کے لئے فہمِ قرآن سے متعلق خاص تربیتی پروگرام کا آغاز کیا جائے۔

7. منتخب جامعات (انٹر نیشنل اسلامی یونیورسٹی اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد) میں سماجی مسائل پر مشتمل سورتوں / آیات کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

فہارست

فہرستِ آیات

فہرستِ احادیث

مصادر ومراجع

فہرست آیات

نمبر شمار	آیات	سورة	آیت نمبر	صفحہ نمبر
1.	غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْنَ	الفاتحہ	07	24
2.	لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ---- وَالنَّبِيِّينَ	البقرة	177	10
3.	وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ	البقرة	187	22
4.	وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ	آل عمران	103	16
5.	وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا	النساء	136	11
6.	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ	الحجر	09	11
7.	بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ	النحل	44	21
8.	إ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ	الحج	78	16
9.	الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ----- طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	النور	02	23
10.	قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِیْ اتَّخَذُوْا هٰذَاالْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا	الفرقان	30	17
11.	وَكَذَالِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُتَرْتِيْلاً	الفرقان	32	13

30	32	الفرقان	وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا	12.
20	29	ص	كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ	13.
20	24	محمد	أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا	14.
11	04	النجم	إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ	15.
14	17	القمر	وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ	16.
13	04	المزمل	وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلاً	17.
30	04	المزمل	وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا	18.
09	17	القیامہ	إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ	19.

فہرست احادیث

نمبر شمار	احادیث کا متن	کتاب کا نام	صفحہ نمبر
1.	أَلَيْسَ تَشهَدُونَ - - - - فَإن هٰذَا الْقُرْأن طَرفه بِيَدِاللّٰهِ وَطَرْفُه بِأَيْدِيكُم، - - - بَعدَهٗ أَبَداً	مصنف ابن ابی شیبہ	17
2.	اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَع بِہٰذَا الكِتَابِ أَقوَامًا وَيَضَع بِهآخَرِين	صحیح مسلم	15
3.	إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهار	صحیح بخاری	24
4.	إِنَّها سَتَكُونُ فِتْنَةٌ، قُلتُ: مَاالمخرجُ يارسول اللّٰهﷺ؟ قال: كتاب اللّٰه، فيه نَبَأُ مَاقَبلَكم وخَبَرُ مَابَعدَكم وحُكمُ مَابَينكُم - - - - - - الخ	جامع ترمذی	16
5.	أَنَّهُ أَمَرَ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَتَغْرِيبِ عَامٍ	صحیح بخاری	25
6.	إِنَّ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ أَلْيَهُوْدُ وَإِنَّ الضَّالِّيْنَ النَّصَارىٰ	مسند احمد	25
7.	واقرأ في كل سبع ليال مرةً	صحیح بخاری	12
8.	بَلِّغُوْا عَنِّى وَلَوْ أٰيَةً	جامع ترمذی	15
9.	زَيِّنُوْا الْقُرْأنَ بِأَصْوَاتِكُمْ	سنن ابی داؤد	12
10.	الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَازَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا أَلْبَتَّةَ، رَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ	سنن ابن ماجہ	25
11.	كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْد مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْض	جامع ترمذی	17
12.	لَيْسَ مِنَّامَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْأنِ	سنن آبی داود	12
13.	هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِين	صحیح مسلم	16

فہرست مصادر ومراجع

1. القرآن الحکیم

عربی کتب

2. البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح (بیروت: دار طوق النجاۃ 1422ھ)
3. الامام، احمد ابن حنبل، المسند (المکتبۃ دار الحدیث: 1416ھ)
4. بلیاوی، مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، لوئیس معلوف (مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2009)
5. بلیاوی، مولانا عبد الحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات (مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 1999)
6. الترمذی، محمد بن عیسی، السنن (مصر: شرکۃ مکتبۃ 1395ھ)
7. السجستانی، أبو داود، سلیمان بن الأشعث، السنن (بیروت: المکتبۃ العصریۃ 1403ھ)
8. ابو شیبہ، ابو بکر محمد، المصنف (المکتبۃ الوقفیہ: 2010)
9. الصابونی، محمد علی،التبیان ، التبیان فی علوم القرآن (دار امسان للنشر و التوزیع2003)
10. القشیری، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح (بیروت: دار إحیاء التراث العربي 1412ھ)
11. کیرانوی، وحید الزمان کیرانوی، القاموس الوحید (لاہور: ادراہ اسلامیات 2001ء)
12. ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن (بیروت: دار الرسالۃ العالمیۃ 1430ھ)
13. ابن محمد، محمد بن محمد،تاج العروس، تاج العروس من جواهر القاموس (الکویت، 2008)
14. ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب (بیروت: دار الفکر 1956ء)

اردو کتب

15. اسرار احمد، ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن (مکتبہ book Fair، لاہور، 2020)
16. الازہری، محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء القرآن (مکتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز-2022)
17. شفیع، مفتی محمد شفیع، معارف القرآن (مکتبہ ادارۃ المعارف، کراچی: 2021)
18. صہیب احمد، قرآن مجید کے مسلمانوں پر حقوق (مکتبہ بیت السلام، ریاض: 2010)
19. غازی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات قرآنی (مکتبہ الفیصل ناشران، 2022)

20. غازی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات حدیث (الفصیل ناشران، 2000)

21. قطب الدین، مولانا محمد قطب الدین، مظاہر حق اردو ترجمہ مشکوۃ (دارالاشاعت، کراچی، 2009)

22. مبارک پوری، مولانا صفی الرحمان مبارک پوری، الرحیق المختوم (المکتبہ السلفیہ، لاہور، 2000)

Websites:

23. http://muallim-ul-quran.com/(11:00 10-05-2023)
24. http://shamilaurdu.com/ (11:05 10-05-2023)
25. http://kitabosunnat.com/ (11:15 10-05-2023)
26. https://na.gov.pk/uploads/documents/1549886415632.pdf (11:00 11-05-2023)
27. https://www.cef.org.pk/about/(11:30 11-05-2023)
28. http://arabicpakistan.org/short-courses.php(11:00 13-05-2023)
29. https://tif.edu.pk/c-e-e/about-cee/(10:00 15-05-2023)
30. https://iiui.edu.pk/(11:00 10-05-2023)
31. https://ur.wikipedia.org/wiki/علامہ_اقبال_اوپن_یونیورسٹی(10:15 06-06-2023)
32. https://aiou.edu.pk/(11:00 10-06-2023)